FRI.6.Dec.2024
VOLUME:19 NO: 311
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established May 1994 :قائم شدہ:مئی

Celebrating 30 years of WARAQU-E-TAZA
May 1994 - April 2024

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز جمعہ 6/ڈسمبر 2024
جلد:19 شمارہ: 311
3/جمادی الثانی 1446ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

ورقِ تازہ ناندیڑ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com~Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر:محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

جھارکھنڈ: ہیمنت سورین کابینہ کی توسیع

جے ایم ایم کو 5، کانگریس کو 4 اور آر جے ڈی کو 1 وزارت ملی

رانچی: 5/ ڈسمبر (ایجنسیز) جھارکھنڈ میں ہیمنت سورین کی قیادت والی حکومت میں جمعرات کو جے ایم ایم کے 6 ارکین اسمبلی سمیت 11 اراکین اسمبلی نے بطور وزیر حلف لیا۔ گورنر سنتوش کمار گنگوار نے راج بھون کے اشوک اُڈیان میں وزراء کو حلف دلایا۔ جن اراکین نے بطور وزیر حلف لیا ہے ان میں جے ایم ایم کے 6 اراکین اسمبلی سودیویہ کمار، دیپک بیروا، رام داس سورین، چمرا لنڈا، یوگیندر پرساد اور حفیظ الحسن شامل ہیں۔ کانگریس کی جانب سے جن اراکین نے بطور وزیر حلف لیا ہے ان میں دیپیکا پانڈے سنگھ، شلپی نیہا ترکی، عرفان انصاری اور رادھا کرشن کشور ہیں۔ آر جے ڈی کی جانب سے سنجے پرساد یادو نے بطور وزیر حلف لیا۔ حلف برداری تقریب کے موقع پر ہیمنت سورین ے کہا کہ ''جیسے جیسے وقت گزر رہا ہے تمام چیزیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ اب تیزی آئے گی، ہماری حکومت اور تیزی سے آگے بڑھے گی۔'' ساتھ ہی نومنتخب وزراء نے بھی اس موقع پر اپنی باتیں رکھیں۔ جے ایم ایم لیڈر سودیویہ کمار نے کہا کہ ''بطور رکن اسمبلی میری ترجیح یہ تھی کہ میں اپنے حلقہ اسمبلی کی ترقی کے لیے کام کروں۔ اب جبکہ وزارت کی ذمہ داری ملی ہے تو میری کوشش ہوگی کہ میں اب ریاست کی ترقی کے لیے ہر ممکن کوشش کروں۔'' آر جے ڈی کی جانب سے وزیر بنے سنجے پرساد یادو نے کہا کہ ''ہم وزیر اعلیٰ کی قیادت میں کیے گئے تمام وعدوں کو پورا کریں گے اور ترقیاتی کاموں کو پوری رفتار سے آگے بڑھائیں گے۔'' کانگریس کی جانب سے وزیر بنے عرفان انصاری نے کہا کہ ''جھارکھنڈ کو اس لیے بنایا گیا تھا کہ یہ ایک قبائلی ریاست ہے۔ لیکن جب جھارکھنڈ بنا تو قیادت بی جے پی کے ہاتھ میں چلی گئی اور اس نے 18 سالوں تک کوئی ترقیاتی کام نہیں کیا۔ پچھلی بار ہمارا اتحاد اقتدار میں آیا اور ہم نے اتنا اچھا کام کیا کہ عوام نے ہمیں پھر سے بھاری اکثریت سے دوبارہ خدمت کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ ہم ریاست کی ترقی کے لیے ضرور کام کریں گے۔'' واضح رہے کہ حالیہ اختتام پذیر اسمبلی انتخاب میں انڈیا اتحاد کی جانب سے جے ایم ایم نے 43 سیٹوں پر انتخاب لڑا تھا جس میں 34 سیٹوں پر جیت حاصل ہوئی تھی۔ کانگریس کو 16، آر جے ڈی کو 4 اور سی پی آئی (ایم ایل) لبریشن کو 2 سیٹوں پر کامیابی ملی تھی۔ جھارکھنڈ کی 81 رکنی اسمبلی میں انڈیا اتحاد نے مجموعی طور پر 56 سیٹیں جیتیں، جبکہ این ڈی اے کو صرف 24 سیٹیں ہی مل پائی ہیں۔ ان میں بھی اکیلے بی جے پی نے 68 سیٹوں پر انتخاب لڑتے ہوئے محض 21 سیٹوں پر جیت درج کی تھی۔

کویت میں 1785 افراد کی شہریت واپس لے لی گئی

کویت: کویت میں حکام کی جانب سے 1785 افراد کی شہریت واپس لینے کے احکامات صادر کیے گئے ہیں، دو معروف فنکاروں کی بھی شہریت واپس لے لی گئی ہے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق کویت میں حکام کا کہنا ہے کہ گلوکارہ نوال الکویتیہ اور فنکار داود حسین سے بھی شہریت واپس لی گئی ہے۔ ان افراد کی شہریت کے حوالے سے کویتی اعلی کمیٹی کی جانب سے کی گئی تحقیقات کے بعد 1758 افراد کے بارے میں رپورٹ پیش کی تھی کہ انہیں جو شہریت دی گئی تھی وہ ضوابط کے مطابق نہیں تھی۔

مہاراشٹرا کے چیف منسٹر فڈنویس، نائب چیف منسٹرس

ایکناتھ شنڈے اور اجیت پوار نے عہدہ کا حلف لیا

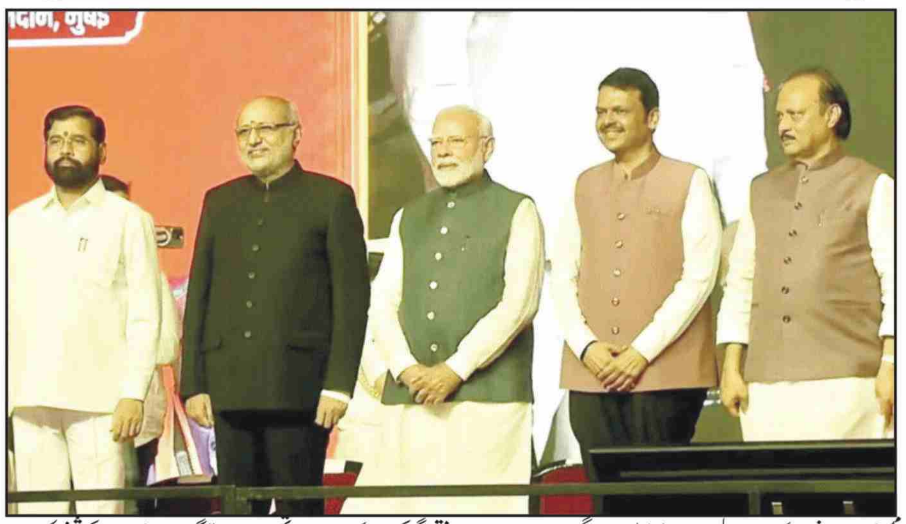

ممبئی: مہاراشٹرا کے وزیر اعلی دیویندر فڑنویس، نائب وزرائے اعلی ایکناتھ شنڈے اور اجیت پوار نے آج یہاں ممبئی کے تاریخی آزاد میدان میں وزیر اعظم نریندر مودی اور دیگر اعلی بی جے پی لیڈران و فلمی ستاروں کی موجودگی میں حلف لیا۔ تقریب حلف برداری میں مرکزی وزراء امت شاہ؛ راج ناتھ سنگھ؛ نرملا سیتارمن؛ نتن گڑکری کے علاوہ اترپردیش کے وزیراعلی یوگی آدیتہ ناتھ؛بی۔جے پی حکومت والی ریاستوں کے وزرائے اعلی کے علاوہ فلمی ستارے سلمان خان؛ شاہ رخ خان؛ سنجے دت؛ مادھوری دکشت؛ کرکٹر سچن تندولکر؛ ممتاز صنعت کار مکیش امبانی اور دیگر اہم شخصیات موجود تھیں۔ ریاستی گورنر سی پی رادھا کرشنن کو حلف دلایا۔ تینوں لیڈران نے مرٹھی میں حلف لیا آزاد میدان عوام سے کھچا کھچ بھرا تھا اور فلک شگاف نعروں و تالیوں کی گھڑ گھڑاہٹ کے دوران رسم حلف برداری عمل میں آئی۔ تقریب سے قبل و آخر میں قومی ترانہ بھی پڑھا گیا۔

سلمان خان کے سیٹ پر ہنگامہ کرنے والا شخص جونیئر آرٹسٹ نکلا، تحقیقات جاری

ممبئی: ممبئی میں بالی ووڈ اداکار سلمان خان کے سیٹ پر ہنگامہ کرنے والے شخص کا نام ستیش ورما ہے، جو پولیس تفتیش میں خود کو جونیئر آرٹسٹ بتاتا ہے۔ 4 دسمبر کو یہ شخص اچانک شوٹنگ کے مقام پر پہنچا اور سکیورٹی گارڈ کی روکنے کی کوشش پر دھمکی آمیز لہجہ میں کہا، لارنس کو بلاؤں کیا؟'' اس بیان کے بعد اسے پولیس کے حوالے کر دیا گیا اور وہ اب پولیس کی حراست میں ہے۔ تفتیش کے دوران کوئی مشکوک معلومات سامنے نہیں آئیں۔ پولیس کے مطابق، ستیش ورما سیٹ پر اس لیے پہنچا تاکہ وہ سلمان خان کے ساتھ تصویر کھنچوا سکے، لیکن سکیورٹی اہلکاروں نے اسے روک دیا۔ واقعے کے دوران سلمان خان سیٹ پر موجود نہیں تھے۔ پولیس اس واقعے کی مختلف پہلوؤں سے تحقیقات کر رہی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ لارنس بشنوئی نے ایک ٹی وی انٹرویو میں کہا تھا کہ اس کا واحد مقصد سلمان خان کو نقصان پہنچانا ہے۔ اس سے پہلے 12 نومبر کو ممبئی پولیس نے سلمان خان کو دھمکی بھرے پیغام بھیجنے کے الزام میں 24 سالہ شخص کو کرناٹک سے گرفتار کیا تھا۔ پولیس نے بتایا کہ ملزم کا نام سہیل پاشا ہے، جس نے مشہوری حاصل کرنے کے لیے یہ حرکت کی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق، سلمان خان کو لارنس بشنوئی گینگ کی جانب سے جان سے مارنے کی دھمکیاں مل چکی ہیں۔ ایک پیغام کے ذریعے ٹریفک کنٹرول روم کو اطلاع دی گئی تھی کہ سلمان خان سے 5 کروڑ روپے کی رقم کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس دھمکی میں 'میں سکندر ہوں' گیت کے تخلیق کار کا بھی ذکر کیا گیا تھا۔

برطانیہ حکومت دن میں ٹی وی چینلوں پر برگر، گرانولا، مفنز اور میوسلی کے اشتہارات دکھانے پر لگائی پابندی، لیکن کیوں؟

رطانیہ حکومت نے صحت سے متعلق ایک اہم فیصلہ لیتے ہوئے ٹی وی چینلوں پر دکھائے جانے والے کچھ اشتہار پر پابندی لگا دی ہے۔ حکومت نے اشتہار پر مکمل پابندی نہیں لگائی ہے بلکہ صرف دن میں اشتہار دکھانے پر پابندی عائد کی ہے۔ حکومت نے گرانولا، مفنز، میوسلی اور برگر کو 'جنک فوڈ' کے زمرہ میں رکھا ہے۔ ان تمام جنک فوڈز کے اشتہارات کو ٹی وی چینلوں پر دِن میں دکھانے پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ حکومت نے یہ قدم بچوں میں روز بہ روز بڑھتے ہوئے موٹاپے کو کم کرنے کے لیے اٹھایا ہے۔ نئے ل ظام کے نفاذ کے ساتھ ہی کھانے پینے کی ان اشیاء سے متعلق کوئی بھی اشتہار رات 9 بجے کے بعد ہی ٹی وی چینلوں پر دکھائے جائیں گے۔ یہ قانون ابھی فوری طور پر لاگو نہیں ہوا ہے۔ اگلے سال اکتوبر ماہ سے اسے نافذ کیا جائے گا۔ حکومت اس بات سے پُرامید ہے کہ نئی پابندیوں کے نفاذ کے بعد سالانہ تقریباً 20 ہزار بچوں کو موٹاپے کے مسئلہ سے بچایا جا سکتا ہے۔ ساتھ ہی حکومت فیٹ اور چینی پر مشتمل کچھ دیگر مشہور پیکڈ کھانے پینے کی اشیاء پر بھی روک لگا رہی ہے۔ برطانیہ میں ان چیزوں کا استعمال زیادہ تر ناشتے میں کیا جاتا ہے۔ حالانکہ صحت کے لیے مفید مانی جانے والی اشیاء اوٹس، بغیر چینی والی دہی کو اس پابندی سے مستثنیٰ رکھا جائے گا۔ برطانیہ کی نیشنل ہیلتھ سروس کے مطابق ملک کے بچوں میں موٹاپا بڑے پیمانے پر بڑھ رہا ہے۔ برطانیہ میں 4 سال کی عمر والا ہر دسواں بچہ موٹاپے کے مسائل سے پریشان ہے۔ اسی طرح 5 سال کا ہر پانچواں بچہ دانت کی خرابی کا شکار ہے۔ دانت کے متعلق یہ خرابی چینی سے بنے ہوئے سامان کے کثرت استعمال کی وجہ سے زیادہ ہو رہا ہے۔

تعلیم وروزگار معاملے پر این ایس یو آئی کا پارلیمنٹ مارچ،

قومی صدر ورون چودھری سمیت سینکڑوں کارکنان زیر حراست

نئی دہلی: این ایس یو آئی نے طلبا اور نوجوانوں کے اہم ایشوز پر آج 'پارلیمنٹ مارچ' کی اپیل کی۔ آج جیسے ہی پارلیمنٹ کی طرف این ایس یو آئی کارکنان نے قدم بڑھائے، قومی صدر

ورون چودھری کو سینکڑوں این ایس یو آئی کارکنان کے ساتھ حراست میں لے لیا گیا۔ یہ پارلیمنٹ مارچ پیپر لیک، تعلیم کے بجٹ میں تخفیف، اسکالرشپ میں تخفیف، سرکاری عہدوں کی اسامیاں، اگنی پتھ منصوبہ اور منی پور میں امن جیسے معاملوں میں حکومت کی ناکامی کے خلاف کیا گیا تھا۔ حراست میں لیے جانے سے قبل ورون چودھری نے حکومت پر طلبا کے مسائل کو نظر انداز کرنے کا الزام عائد کیا۔ انھوں نے مولانا آزاد نیشنل فیلوشپ کو بند کرنے، امتحانات میں بار بار ہو رہے پیپر لیک، سرکاری ملازمتوں کی کمی اور ریزرویشن پالیسی نافذ کرنے میں ناکامی کو لے کر حکومت کی تنقید کی۔ ساتھ ہی انھوں نے حکومت پر صنعت کار گوتم اڈانی کے مفادات کو ملک کے نوجوانوں کے فلاح سے اوپر رکھنے کا بھی الزام عائد کیا۔ پارلیمنٹ مارچ کے لیے جمع بھیڑ سے خطاب کرتے ہوئے ورون چودھری نے کہا کہ ''ہم خاموش نہیں رہیں گے۔ یہ حکومت طلبا کے تئیں اپنی ذمہ داری بھول چکی ہے اور تعلیم و روزگار سے زیادہ کارپوریٹ مفادات کو ترجیح دے رہی ہے۔ این ایس یو آئی طلبا کے حقوق اور ملک کے مستقبل کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھے گا۔''

این ایس یو آئی نے اس موقع پر 7 اہم مطالبات حکومت کے سامنے رکھے جو اس طرح ہیں: تعلیم کے لیے فنڈ کی بحالی: سبھی اسکالرشپ اور فیلوشپ کو بحال کیا جائے، جس میں مولانا آزاد نیشنل فیلوشپ شامل ہے۔ ایس سی، ایس ٹی، او بی سی اور اقلیتی طلبا کے لیے اسکالرشپ اور فیلوشپ میں 60-40 فیصد تک کی تخفیف ہوئی ہے۔ طلبا کے حقوق کی حفاظت: ہندوستان بھر میں مظاہرہ کر رہے طلبا پر درج فرضی معاملوں کو واپس لیا جائے۔ ریزرویشن پالیسی نافذ کریں: ریزرویشن پالیسیوں پر سختی سے عمل یقینی بنایا جائے۔ پارلیمنٹ میں پیش اعداد و شمار کے مطابق سنٹرل یونیورسٹیز میں او بی سی، ایس سی اور ایس ٹی ایجوکیشنل فیکلٹی کے 70-40 فیصد عہدے خالی ہیں۔ پیپر لیک گھوٹالے پر روک: پیپر لیک اور امتحان گھوٹالوں کو روکنے کے لیے سخت کارروائی کی جائے۔ 30 لاکھ خالی عہدے بھریں: حکومت فوراً 30 لاکھ خالی سرکاری عہدوں کو بھرے۔ اگنی پتھ منصوبہ رد کریں: نوجوانوں کے خلاف اگنی پتھ منصوبہ کو ختم کیا جائے، جو فوج کو کانٹریکٹ پر چلانے کی پالیسی ہے۔ منی پور میں امن بحال کریں: منی پور میں امن اور معمول والے حالات بحال کرنے کے لیے فوری مداخلت کی جائے۔

ایک بار پھر ترنمول کانگریس نے پارلیمنٹ میں مغربی بنگال کا نام تبدیل کرنے کا کیا مطالبہ

پارلیمنٹ میں ترنمول کانگریس نے ایک بار پھر مغربی بنگال کا نام بدل کر 'بنگلہ' کرنے سے متعلق اپنے پرانے مطالبہ کو دہرایا ہے۔ ترنمول کانگریس کی رکن پارلیمنٹ ممتا ٹھاکر نے راجیہ سبھا میں خصوصی ذکر کے دوران حکومت سے ریاست کا نام بدلنے کا مطالبہ کیا ہے۔ دراصل 2018 میں مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی حکومت نے ریاستی اسمبلی میں یہ قرارداد پاس کر کے مرکزی حکومت کی وزارت داخلہ سے نام تبدیل کرنے کی گزارش کی تھی۔ نام بدلنے کے پیچھے ریاستی حکومت نے یہ دلیل دی تھی کہ یہ مغربی بنگال کے لوگوں سے منسلک ایک جذباتی مسئلہ ہے۔ ریاست کے بنگالی بولنے والے لوگ ریاست کا قدیم نام بدل کر 'بنگلہ' رکھنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ قرارداد میں یہ بھی کہا گیا کہ عوام کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے پچھلے کچھ سالوں میں کئی بڑے شہروں کے نام بدلے گئے ہیں۔ چنئی، بنگلورو، ممبئی، پریاگ راج جیسی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ ترنمول کانگریس کی جانب سے پہلی بار مغربی بنگال کا نام تبدیل کرنے کا مطالبہ 2011 میں کیا گیا تھا۔ 2011 میں پہلی بار جب ممتا بنرجی وزیر اعلیٰ کے عہدے پر فائز ہوئی تھیں تو انہوں نے ریاست کا نام بدلنے کی بات کی تھی۔ اس وقت کی یو پی اے حکومت نے اس تجویز کو تکنیکی وجوہات کی بنا پر خارج کر دیا تھا۔ تقریباً 7 سال بعد 2018 میں ممتا حکومت نے ایک بار پھر نام کی تبدیلی سے متعلق تجویز پیش کی تھی، جس پر موجودہ حکومت نے اب تک کوئی حتمی فیصلہ نہیں لیا ہے۔ 2018 کی تجویز میں یہ بھی دلیل دی گئی تھی کہ مغربی بنگال ملک کے مشرقی حصہ میں واقع ہے نہ کہ مغربی حصہ میں۔ ترنمول کانگریس کی جانب سے پیش کردہ تجویز میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ریاست کو یہ نام ملک کی آزادی کے بعد 1947 میں ملا تھا۔ اس وقت کے بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا مشرقی علاقہ پاکستان (موجودہ بنگلہ دیش) اور مغربی علاقہ ہندوستان کو دے دیا گیا تھا۔ اس لیے اس ریاست کا نام مغربی بنگال رکھا گیا۔ اس نام کا 1947 سے قبل کی بنگال کی تاریخ اور ثقافت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ترنمول کانگریس پارلیمانی اور اسمبلی انتخاب کے دوران اس ایشو کو ہمیشہ سے اٹھاتی رہی ہے۔ نام بدلنے کے پیچھے دیے گئے تمام وجوہات میں ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انگریزی میں 'حروف تہجی' کے اعتبار سے 'ویسٹ بنگال' سب سے اخیر میں آتا ہے۔ 2011 میں ممتا بنرجی نے پہلی بار وزیر اعلیٰ کے طور پر مرکزی حکومت کی جانب سے منعقد ایک پروگرام میں شرکت کی تھی تو ان کو سب سے آخر میں اپنی بات رکھنے کا موقع ملا تھا۔ ایسا اس لیے کیونکہ 'حروف تہجی' کے اعتبار سے مغربی بنگال اخیر میں آتا ہے۔

متحدہ عرب امارات کا سفر کرنے والوں کیلئے اہم خبر؟

متحدہ عرب امارات کے گوپل کیپکر نے دوڑ لگادی اور کہ کہ آخری دو ہفتوں کے لیے فضائی رایوں میں 20 سے 40 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ عرب خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق رواں ماہ کے پہلے ہفتے کے مقابلے میں آخری ہفتے کے لیے بکنگ زیادہ ہونے کے باعث کرایوں میں اضافہ ہو گیا۔ ایک معروف ٹریول کمپنی کے ڈائریکٹر کے مطابق موسم سرما کی تعطیلات کے حوالے سے عرب مما لک میں فضائی سفر کے لیے بکنگ کا آغاز رواں ماہ کے آغاز سے ہی ہو گیا تھا جس کی طلب میں دن بہ دن اضافہ ہوتا گیا جس کے باعث کرائے بڑھ گئے۔ متحدہ عرب امارات سے عرب مما لک کے لیے دسمبر کے آخری دو ہفتوں کے لیے سفر کرنے والوں کی بڑی تعداد ہے جو ان تعطیلات میں عرب مما لک کا سفر کرتے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق سب سے زیادہ بکنگ کی اگر بات کی جائے تو اردن، مصر اور مراکش کے لیے ریکارڈ کی جارہی ہے۔ دسمبر کے پہلے ہفتے میں فضائی ٹکٹ کی قیمتیں نومبر اور اکتوبر کے مقابلے میں 15 فیصد زیادہ ہوئی ہیں۔

اِسرو نے 'پروبا-3 مشن' کامیابی کے ساتھ کیا لانچ

19 منٹ میں اپنے ٹارگیٹ پر پہنچا، اب سورج کا معمہ حل ہوگا

بنگلورو: 5-ڈسمبر (ایجنسیز) ہندوستانی خلائی تحقیقی ادارہ (اسرو) نے 'پروبا-3 مشن' لانچ کر دیا ہے۔ یہ لانچنگ جمعرات کو شری ہری کوٹا کے ستیش دھون خلائی مرکز سے شام تقریباً 4 بجے ہوئی۔ پروبا-3 یوروپی خلائی ایجنسی 'ای ایس اے' کا سولر مشن ہے، جو سورج کا معمہ حل کرنے کی کوشش کرے گا۔ یعنی سورج سے جڑے راز سے پردہ اٹھانے میں یہ مشن اہم کردار نبھا سکتا ہے۔ اس سے قبل اس سیریز کا پہلا سولر مشن 2001 میں اسرو نے ہی لانچ کیا تھا۔ پروبا-3 مشن کو پی ایس ایل وی-سی 59 راکیٹ سے کامیابی کے ساتھ لانچ کیا گیا۔ یہ راکیٹ اپنے ساتھ دو سیٹلائٹ کو لے کر گیا ہے جو ایک دوسرے سے تال میل بٹھانے کے ساتھ ہی سورج کے کورونا یعنی شمسی شعاعوں کا مطالعہ کریں گے۔ پہلے یہ مشن 4 دسمبر کو لانچ ہونا تھا، لیکن اچانک اسپیس کرافٹ میں آئی تکنیکی خامی کے سبب اسے 24 گھنٹے کے لیے ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اسے آج شام 4.12 بجے لانچ کرنے کی تیاری کی گئی تھی، لیکن بعد میں اِسرو نے وقت میں تھوڑی تبدیلی کرا سے 8 نٹ پہلے ہی لانچ کر دیا۔ پروبا-3 سورج کی اندرونی فضا کی تصویر لے گا۔ اسرو کے مطابق اب تک یہ تصویر سورج گہن ہونے پر ہی سائنسدانوں کو مل پاتی تھی، لیکن اب چیزیں آسان ہو جائیں گی۔ اس کے علاوہ یہ کورونا کا مطالعہ کرے گا۔ یہ سورج کی فضا کا سب سے اوپری حصہ ہوتا ہے جو کئی کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ اس مشن سے سورج کی گرمی، شمسی طوفان وغیرہ کے بارے میں بھی پتہ چل سکے گا۔ 2 سالوں پر مشتمل یہ مشن خلائی موسم کی جانکاری بھی دے گا۔ اس سے قبل اس سیریز کا پہلا سولر مشن 2001 میں اسرو نے ہی لانچ کیا تھا۔ پروبا-3 مشن کو پی ایس ایل وی-سی 59 راکیٹ سے کامیابی کے ساتھ لانچ کیا گیا۔ یہ راکیٹ اپنے ساتھ دو سیٹلائٹ کو لے کر گیا ہے جو ایک دوسرے سے تال میل بٹھانے کے ساتھ ہی سورج کے کورونا یعنی شمسی شعاعوں کا مطالعہ کریں گے۔ پہلے یہ مشن 4 دسمبر کو لانچ ہونا تھا، لیکن اچانک اسپیس کرافٹ میں آئی تکنیکی خامی کے سبب اسے 24 گھنٹے کے لیے ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اسے آج شام 4.12 بجے لانچ کرنے کی تیاری کی گئی تھی، لیکن بعد میں اِسرو نے وقت میں تھوڑی تبدیلی کرا سے 8 منٹ پہلے ہی لانچ کر دیا۔

شام میں ایک لاکھ 15 ہزار افراد کی نقل مکانی

دمشق: شام کے مسلح دھڑوں نے تصدیق کی ہے کہ ان کے جنگجو حماۃ شہر کے مغربی اور مشرقی مضافات میں پہنچ گئی ہیں۔ مسلح دھڑوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ شہر حماۃ ہمارا اگلا ہدف بن گیا ہے۔ شامی میڈیا نے رپورٹ کیا ہے کہ فوج حماہ کے شمالی دیہی علاقوں میں پرتشدد جھڑپوں میں مصروف ہے۔ حماۃ شہر کے مضافات میں مسلح دھڑوں نے السماقیات، کفر راع، معرشحور، معردس اور فورسز کا ہیڈ کوارٹر سمجھے جانے والے بکتر بند سکول پر قبضہ کر لیا ہے۔

'بی جے پی سنبھل میں ہوئے مظالم اور ناانصافی کو باہر نہیں آنے دینا چاہتی'، کانگریس کا سنگین الزام

نئی دہلی: اتر پردیش کے سنبھل ضلع میں ہوئے تشدد پر سیاست گرما گئی ہے۔ کانگریس لیڈر راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی کو بدھ کے روز سنبھل جانے سے روکا گیا، جس سے سیاسی بیان بازیوں کا سلسلہ بھی تیز ہو گیا ہے۔ اس معاملے پر جمعرات کو اتر پردیش کانگریس صدر اجے رائے اور کانگریس ترجمان پون کھیڑا نے بی جے پی کو شدید الفاظ میں تنقید کا نشانہ بنایا۔ خبر رساں ایجنسی آئی اے این ایس سے بات کرتے ہوئے اجے رائے نے کہا کہ ''بی جے پی حکومت کی پوری کوشش تھی کہ سنبھل میں ہوئے مظالم اور ناانصافی کو باہر نہ آنے دیا جائے۔ وہ چاہتے ہیں کہ تشدد کی سچائی چھپ جائے۔ یہی وجہ تھی کہ پہلے ہمیں سنبھل جانے سے روکا گیا اور پھر راہل گاندھی و پرینکا گاندھی کو بھی روکا گیا۔ یہ سب قصداً کیا گیا ہے۔'' اجے رائے نے سنبھل تشدد کے بعد پولیس کے دعووں پر بھی سوال اٹھائے۔ پولیس کی طرف سے پاکستان کی سازش، پاکستانی کارتوس کے کھوکھے ملنے اور غیر ملکی فنڈنگ سے متعلق دعوے کیے گئے ہیں، اس پر انھوں نے کہا کہ کانگریس لیڈران کو وہاں جانے دیا جائے تاکہ سچائی سامنے آ سکے۔ اجے رائے کا کہنا ہے کہ ''ہم یہ مانتے ہیں کہ جب ہم وہاں جائیں گے تو ساری سچائی سامنے آ جائے گی۔ ہمیں جان بوجھ کر روکا جا رہا ہے۔ یہ پاکستان اور امریکہ کی سازش ہے یا بی جے پی اور آر ایس ایس کی، یہ سچ سامنے آئے گا۔'' انھوں نے مزید کہا کہ راہل گاندھی ہی نہیں، کانگریس کا پورا نمائندہ وفد سنبھل جائے گا۔ کانگریس ترجمان پون کھیڑا نے بھی بی جے پی حکومت کو ہدف تنقید بنایا۔ انھوں نے کہا کہ ''ہم محبت کی سیاست کر رہے ہیں، بی جے پی نفرت کی سیاست کر رہی ہے۔ جنھوں نے ہمیں روکا ان سے یہ پوچھا جانا چاہیے کہ انھوں نے ہمیں کیوں روکا۔ یا تو وہ خود سنبھل جائیں جنھوں نے فساد بھڑکانے، نفرت اور زخم پھیلانے کا کام کیا ہے۔ وہ خود تو جائیں گے نہیں اور ہمیں جانے نہیں دیں گے۔'' بی جے پی کے ذریعہ کانگریس پر سیاست کرنے کے الزامات کا جواب بھی پون کھیڑا نے دیا۔ انھوں نے کہا کہ ''ہم تو محبت کی سیاست کر رہے ہیں صاحب۔ آپ نفرت کی سیاست کیوں کر رہے ہیں؟ ہمیں اس کا بھی جواب دیجیے۔'' آسام میں بیف پر پابندی لگائے جانے کے فیصلے سے متعلق سوال پر پون کھیڑا نے کہا کہ اس کام کو کرنے میں بہت سال لگ گئے، ساڑھے تین سال لگ گئے اس بات کو سمجھنے میں کہ پابندی لگانی تھی۔ پہلے کیوں نہیں لگائی یہ پابندی؟

وکرانت میسی کی اداکاری سے بریک محض پبلسٹی اسٹنٹ ثابت ہوئی

فلم 'بارہویں فیل' سے بالی ووڈ میں اپنا ایک الگ مقام بنانے والے وکرانت میسی فلموں سے بریک کے فیصلے کے کچھ دن بعد ہی دوبارہ کام پر لوٹ گئے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'انسٹا گرام' پر اداکاری سے بریک لینے سے متعلق ایک پوسٹ کی تھی۔ ان کے اس فیصلہ سے فلم شائقین کو ایک دھچکا لگا تھا اور کئی نے ان کو اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کرنے کے لیے کہا تھا۔ عام طور پر فلموں سے کوئی ایکٹر تبھی بریک لیتا ہے یا مکمل طور پر چھوڑ دیتا ہے جب اس کی فلمیں نہیں چلتی ہوں۔ حالانکہ وکرانت میسی کی حالیہ فلموں کو شائقین نے کافی پسند کیا ہے۔ فلموں سے بریک کی خبر کے ایک دن بعد ہی وکرانت میسی نے صفائی دیتے ہوئے کہا تھا کہ ان کا بریک عارضی ہے دائمی نہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ فلموں میں مصروفیت کی وجہ سے اہل خانہ کے ساتھ وقت نہیں گزار پا رہے ہیں،

دہلی اسمبلی اسپیکر رام نواس کو اسمبلی انتخاب میں عاپ کی شکست کا یقین، اسی لیے انتخاب نہ لڑنے کا کیا فیصلہ: دیویندر

نئی دہلی، دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر دیویندر یادو نے کہا کہ دہلی اسمبلی اسپیکر رام نواس گوئل کا دوبارہ انتخاب نہ لڑنے کا فیصلہ براہ راست اروند کیجریوال کی قیادت کی مخالفت ہے۔ عام آدمی پارٹی کی سیاسی زمین کھسکتی جا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی پارٹی کے وزراء اور سینئر لیڈران یا تو دیگر پارٹیوں میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں یا شکست کو دیکھتے ہوئے سیاست کو خیر باد کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس 'دہلی نیائے یاترا' کے ذریعہ 60 سے زائد اسمبلی حلقوں کا سفر پورا کر چکی ہے۔ یاترا کی کامیابی سے عام آدمی پارٹی گھبرا چکی ہے اور 2025 میں اسے یقینی شکست دکھائی دے رہی ہے۔ دیویندر یادو نے کیجریوال اور وزیر اعلیٰ آتشی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ کیجریوال اور وزیر اعلیٰ آتشی نے لیفٹیننٹ گورنر وی کے سکسینہ کی جانب سے اسپیکر کو دی گئی ہدایت کے باوجود زیر التواء 12 سی اے جی (کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل) کی رپورٹس کو ایوان میں پیش کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد بطور اسپیکر رام نواس گوئل نے اسے اپنی عزت نفس کی توہین سمجھی۔ دیویندر یادو نے کہا کہ عام آدمی پارٹی میں اروند کیجریوال کی تاناشاہی کے آگے کسی کا وجود نہیں ہے۔ دیویندر یادو کا کہنا ہے کہ کیجریوال تمام اصول و ضوابط کی دھجیاں اڑا کر تاناشاہ کے طور پر کام کرتے ہیں اور کھلے عام ٹیکس دہندگان کے پیسے کو لوٹتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ عوام میں کیجریوال کے خلاف ماحول اور پارٹی میں بدعنوانی، غلط حکمرانی اور غریبوں کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے ماحول ناموافق حالات میں پہنچ چکا ہے۔ رام نواس گوئل سمیت ان کے لیڈران یا تو انتخاب لڑنا نہیں چاہتے یا اپنی سیٹ بدل کر دوسرے اسمبلی حلقوں کا رخ کر رہے ہیں۔ 2025 کے انتخاب میں کیجریوال بھی اپنی سیٹ بدلنے والے ہیں، کیونکہ انہیں عوام کے درمیان مخالفت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

روزنامہ ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
06 Dec. 2024

بابری مسجد کی بازیابی

سیّد عمران

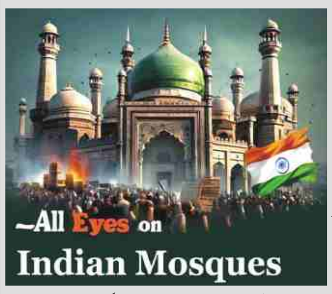

ملک کے مساجد کو بچانا ہے اور مسلمانوں کا تحفظ یقینی بنانا ہے تو "بابری مسجد کی بازیابی" کی جدوجہد جاری رکھنی ہوگی۔ 6 دسمبر کی تاریخ پھر سے آرہی ہے اور ظلم و جبر کی طاقت کے بل پر اللہ کے گھر کو شہید کرنے کا وہ منظر پھر سے ہماری آنکھوں کے سامنے گھوم رہا ہے۔ یہ دن ہمارے لیے تجدید عہد کا دن ہے۔ ہم ناامید نہیں کیوں کہ ہم جانتے ہیں کہ ظلم و جبر کی یہ رات چاہے کتنی ہی تاریک اندھیرے والی ہو مگر یقیناً صبح نور روشن ہونے والی ہے، اور اللہ کے گھر کی اس جگہ اللہ اکبر کے صدائیں دوبارہ گونجیں گی ان شاء اللہ۔ یہ ظالم سمجھتے ہیں کہ ہم نے بابری مسجد کی جگہ آستھا کی بنیاد پر بت خانہ بنا دیا اور مسلمانوں کو وہاں آنے سے روک دیا تو سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ اور دوبارہ وہاں اللہ کا نام نہیں لیا جائے گا، اور مسلمانوں کے حوصلے پست ہو جائیں گے۔ جس کے بعد ملک کے دوسرے مساجد پر بھی قبضہ جمانا آسان ہو جائے گا۔ مگر ان ظالموں کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کے اس گھر کی جگہ چاہے بت خانہ بن جائے اور چاہے وہاں بتوں کی پوجا ہونے لگے اور یہ وقفہ چاہے جتنا لمبا ہو جائے 1 صدی یا 2 صدی مسجد کی جگہ کی شرعی حیثیت کو نہیں بدل سکتا۔ جب ایک جگہ کوئی مسجد بن جائے تو وہ جگہ فرش تا عرش مسجد ہی رہے گی۔ نا اسے ہبہ کیا جاسکتا ہے نہ بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہی کسی اور مقصد کے لیے اسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ہوش مندوں آج بھارت کے مسلمانوں نے بابری مسجد کے بازیابی کی مہم کو ڈھیلا چھوڑا نتیجہ انکے سامنے ہے، ملک کے مختلف تاریخی مساجد پر سروے کے نام پر میلی نظر ڈالی جارہی ہے۔ اور پھر سے وہیں جھوٹا کھیل جو بابری مسجد کے ساتھ کھیلا گیا تھا کہ مسلم حکمرانوں نے مندروں کو توڑ کر مساجد بنائی! یہاں پہلے مندر تھا! پھر مسجد کا سروے! پھر نماز بند اور پوجا کی اجازت اور آخر میں تمام دعوے جھوٹے ہونے کے باوجود جھوٹے دعوے دار کو یہ عدلیہ آستھا کی بنیاد پر سب کچھ دے دیگا۔ اور مسلمان معصوم بچے کی طرح عدلیہ کا دامن پکڑ کر بیٹھا رہیگا اور مسلم جماعتیں کہیں گی ہمیں امن برقرار رکھنا ہے فیصلہ جو بھی آئیں قبول کرنا ہے!!!! یہ بات تو دوسرا فریق نہیں کہتا جب کہ انکا جھوٹ تو عدالت میں بھی ثابت ہو چکا!!!! کورٹ نے 09 نومبر 2019 کے فیصلے میں قبول کیا کہ وہاں کوئی مندر نہیں تھا، مسلمانوں نے مندر توڑ کر مسجد نہیں بنائی، 06 دسمبر کو مسجد کو توڑنا جرم تھا، پھر بھی فیصلے استھا کی بنیاد پر ہو نگے؟ بھارت کے مسلمانوں کو یہ ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ مساجد کو بت خانے بنانے کی مہم کو اگر روکنا ہے تو "بابری مسجد کی بازیابی" کی مانگ اور جدوجہد کو زندہ رکھنا ہوگا۔ ورنہ نا صرف مساجد کو بت کدوں میں تبدیل کرنے کے لیے بے پرستوں کے حوصلے بلند ہوں گے۔ بلکہ مسلمانوں کے مستقبل کے تحفظ اور بقا کی بھی کوئی ضمانت نہیں گی۔

بابری مسجد ہم ہی تیرے مجرم ہیں

مجیب الرحمٰن جھار کھنڈ

جب کسی قوم سے احساس شعور ختم ہو جاتا ہے تو وہ قوم آپاہچ ہو جاتی ہے۔ شعور انسان کو زندہ رکھتا ہے، قلب و جگر کو گرمی بخشتا ہے، جس سے اعضاء و جوارح متحرک ہوتے ہیں۔ شعور اگر بیدار ہو تو پھر اپنا حق وصولنے میں ہچکچاہٹ نہیں ہوتی ہے، چاہے وہ حقوق مذہبی، ہو یا ملکی لیکن احساس شعور کے فقدان کی وجہ سے انسان ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھ کر اپنی بربادی کی دہائی دیتے رہتا ہے۔ ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے، مختلف مسلک و مشرب کے لوگ یہاں ہیں، آئین ہند سب کو اس کے حقوق فراہم کرتا ہے اور حق تلفی کی بنا پر اس کے مطالبے کی بھی اجازت دیتا ہے۔ اس کے باوجود ہندوستان میں مسلم اقلیتوں کے ساتھ جو حق تلفی ہوئی یا ہو رہی ہے اس سلسلہ میں وہ احساس ابھی بیدار نہیں ہوا جس کا تقاضا ہے، یہ کمی نہ صرف عوام میں ہے بلکہ مسلم تنظیمیں بھی اس کا شکار ہیں۔ مشاہدہ بخوبی ہو رہا ہے۔ مسئلہ صرف بابری مسجد کا نہیں ہے، ہر سال چھ دسمبر آتا ہے گزر جاتا ہے اور یوں ہی آئے گا گزر جائے گا یہی کچھ لوگ رو لیتے ہیں، دو چار تقریریں ہو جاتی ہیں، ایک دو تحریریں لکھی جاتی ہیں، اس کے بعد وہی سرد مہری کے جال میں الجھ کر رہ جاتے ہیں، جو لائحہ عمل ہونا چاہیے تھا اور جس طرح پرزور مطالبات ہونے چاہیے تھے پورے شد و مد کے ساتھ حقوق کے تحفظ کو یقینی صورت بنانی چاہیے تھی وہ نظر نہیں آتا۔ یا تو کرسیوں کا ڈر یا پھر زندان کا خوف ہے۔ نتیجہ اس کا یہ ہے کہ ہر دن مندر مسجد کے نام کا کوئی شوشہ چھوڑ دیا جاتا ہے، بیتے چند دنوں میں جو واردات ہوئے متشددین کی طرف سے جو تیر چلے اس کا نشانہ کوئی ایک مسجد نہیں بلکہ ہر مسجد ہو سکتی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ایک بابری مسجد گئ تو اسی وقت سے پورے شعور کے ساتھ مستقبل کیلئے ہر عبادت گاہوں کے تحفظ کو یقینی بنایا جاتا لیکن جلسے جلوس کی مار نے عقلوں پر پردے ڈال دئے اور اصل کام کرنا ہی بھول گئے۔ آنے والے وقت میں کیا ہوگا اور مسلمانوں کو کس طرح کے چیلنجوں کا سامنا ہوگا مطلع ابھی سے صاف نظر آرہا ہے اور مسلم قوم کس طرح سے اس کا مقابلہ کرے گی یہ بھی صاف ہے سنبھل کے واقعات نے تو اور بھی واضح کر دیا کہ جہاں واردات ہو رہے ہیں صرف وہیں کے لوگ اس کو حل کریں گے دوسری

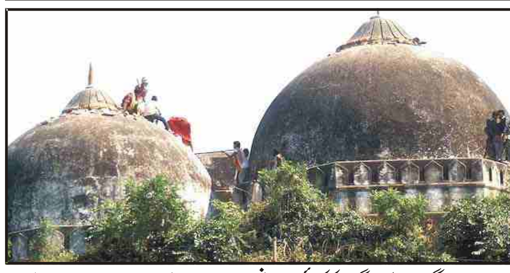

جگہوں کے لوگوں کو کوئی پرواہ نہیں اور اس سلسلہ میں عوام قائدین ایک ہی کشتی کے شہسوار ہے ہیں۔ کیا شیخ الحدیث کو یہ حدیث بیان کرنے میں جھجھک محسوس ہو رہی ہے جس میں فرمایا گیا تھا کہ۔۔ مؤمن ایک ہی جسد واحد ہیں اگر جسم میں کسی حصہ کو تکلیف ہوتی ہے تو پورا بدن اس درد کو محسوس کرتا ہے۔۔۔ اور بقول نواز دیوبندی

اس کے قتل پہ میں چپ تھا میرا نمبر اب آیا
میرے قتل پر آپ چپ ہیں اگلا نمبر آپ کا ہے
ع۔ نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندی مسلمانوں
تمہاری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں

مسجدیں کسی ایک خطہ کی ایک بستی یا کسی ایک قوم کی نہیں ہوتیں اس میں پوری امت مسلمہ کا حق ہے، لہذا اس کو آباد کرنا اور اس کی حفاظت کرنا امت مسلمہ کے ایک ایک فرد کی ذمہ داری ہے۔ کوئی اس ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر دنیا کے کسی بھی کونے میں شعائر اسلام کی بے حرمتی ہو تو ہر کونے کونے سے صدائے احتجاج بلند ہونی چاہئے اس لئے کہ دنیا کا نظام اسی سے قائم ہے، صرف کلمہ پڑھ لینا مسلمان نہیں کہلاتا بلکہ دین کے تقاضوں کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا تحفظ بھی ضروری ہے۔

خرد نے کہہ دیا لا الہ تو کیا حاصل
دلو زباں مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

آخر کب ہوش آئے گا؟ بیداری کب آئے گی؟ احساس کب پیدا ہوگا؟ آنکھیں اور کتنا نظارہ کریں گی؟ اور کتنی جانیں جائیں گی؟ کتنی مسجدیں مشکوک قرار دی جائیں گی؟ عیش و طرب سے کب باہر آئیں گے؟ انتظار کیجیے تماشہ دیکھتے رہیے افسوس کا لیٹر پیڈ جاری کرتے رہیئے۔

سورۃ یونس: ایک مختصر تعارف

محمد عبدالحفیظ اسلامی
سینئر کالم نگار حیدرآباد 9849099228

اس مکی سورۃ کا نام حسب دستور محض علامت کے طور پر آیت 98 سے لیا گیا ہے۔ جس میں اشارتاً حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر آیا ہے، سورہ کا موضوع بحث حضرت یونس ع کا قصہ نہیں ہے۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے اور نفس مضمون سے تائید بھی ہوتی ہے کہ یہ پوری سورۃ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ سلسلہ کلام پر غور کرنے سے صاف محسوس ہو جاتا ہے کہ یہ مختلف تقریروں یا مختلف مواقع پر اُتری ہوئی آیتوں کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ شروع سے آخر تک ایک مربوط تقریر ہے جو بیک وقت نازل ہوئی ہوگی اور مضمون کلام اس بات پر صریح دلالت کر رہا ہے کہ یہ مکی دور کا کلام ہے۔ زمانہ نزول کے متعلق کوئی روایت ہمیں نہیں ملی۔ لیکن مضمون سے ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سورۃ زمانہ قیام مکہ کے آخری دور میں نازل ہوئی، کیونکہ اس کا اندازِ کلام واضح ہے۔ مخالفین دعوت کی طرف سے مزاحمت پوری شدت اختیار کر چکی ہے۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور پیروان نبی { آپ پر ایمان لانے والوں } کو اپنے درمیان برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں، ان سے اب یہ اُمید باقی نہیں رہی ہے کہ تفہیم و تلقین سے راہ راست پر آجائیں گے، اور اب انھیں اس انجام سے خبردار کرنے کا موقع آگیا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری اور قطعی طور پر رد کر دینے کی صورت میں انھیں لازماً دیکھنا ہوگا، موضوع تقریر، دعوت، فہمائش اور تنبیہ ہے۔ کلام کا آغاز اس طرح ہوتا ہے کہ لوگ پیغام نبوت پیش کرنے پر حیران ہیں اور اسے خواہ مخواہ ساحری کا الزام دے رہے ہیں، حالانکہ جو بات وہ پیش کر رہے ہیں اس میں کوئی چیز بھی نہ تو عجیب ہے اور نہ سحر و کہانت ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ تو دو اہم حقیقتوں سے تم کو آگاہ کر رہے ہیں۔ ایک یہ کہ جو خدا اس کائنات کا خالق ہے اور اس کا انتظام عملاً چلا رہا ہے صرف وہی تمہارا مالک و آقا ہے اور تنہا اسی کا یہ حق ہے کہ تم اس کی بندگی کرو، دوسرے یہ کہ موجودہ دنیوی زندگی کے بعد زندگی کا ایک دوسرا دور آنے والا ہے جس میں تم دوبارہ پیدا کئے جاؤ گے۔ اپنی موجودہ زندگی کے پورے کارنامہ کا حساب دو گے اور اس بنیادی سوال پر جزا یا سزا پاؤ گے کہ تم نے اسی خدا کو اپنا آقا مان کر اس کے منشاء کے مطابق نیک رویہ اختیار کیا یا اس کے خلاف عمل کرتے رہے۔ یہ دونوں حقیقتیں جو تمہارے سامنے ہے بجائے خود امر واقعی ہیں خواہ تم مانو یا نہ مانو وہ تمہیں دعوت دیتے ہیں کہ تم انھیں مان لو اور اپنی زندگی کو ان کے مطابق بنالو، ان کی یہ دعوت اگر تم قبول کرو گے تو تمہارا اپنا انجام بہتر ہوگا ورنہ خود ہی بُرا نتیجہ دیکھو گے۔ (تفہیم القرآن از حضرت مودودی رحمت اللہ علیہ) (مشرکین مکہ) تمام شعبہ ہائے حیات کے لئے الگ الگ خداؤں کے قائل تھے۔ ان سے پوچھا جا رہا ہے کہ یہ بت جن کو تم نے خدا بنا رکھا ہے آخر ان کے خدا ہونے کی تمہارے پاس کوئی دلیل بھی ہے۔ بھلا یہ بتاؤ اس عالم میں اَن گنت چیزیں ہیں بڑی بھی اور چھوٹی بھی، گراں بھی، ارزاں بھی، مفید بھی، مضر بھی، خوبصورت بھی بدصورت بھی، تم ہی کہو ان میں سے کوئی ایک چیز بھی ایسی ہے جس کو تمہارے اِن (خود ساختہ) خداؤں نے پیدا کیا ہو، چلو یہ نہ سہی ہم تم سے یہ پوچھتے ہیں کہ تمہاری بقاء اور سلامتی کیلئے سینکڑوں اشیاء موجود ہیں۔ پانی، ہوا، روشنی، اناج، پھل، کھانے اور سواری کے حیوانات تم یہ بتاؤ کیا ان میں سے بھی کوئی ایسی چیز ہے جس کو تمہارے ان دیوتاؤں نے پیدا کیا ہو، اگر یہ بھی ان کی تخلیق نہیں تو یہ کہو تمہیں جو دیکھنے کو آنکھیں، سننے کو کان، بولنے کو زبان، سمجھنے کو عقل اور دیگر کئی قوتیں دی گئی ہیں۔ کیا ان میں بھی کوئی قوت ان کی عطا کردہ ہے؟ چلو اسے بھی رہنے دو تم اپنی زندگی عزت و آرام اور امن و عافیت سے بسر کرنے کیلئے کسی راہنما کی رہنمائی کے محتاج ہو جو اشیاء کے حسن و قبح سے تمہیں آگاہ کرے۔ تمہیں تمہارے نفع و نقصان سے خبردار کرے۔ تمہارے لئے ایسے قانون بنائے جو عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرسکیں۔ تمہارے ان گونگے اور بہرے خداؤں نے کبھی اس معاملہ میں بھی تمہاری رہنمائی کی ہے۔ اگر ان تمام سوالات کا جواب تمہارے نزدیک بھی نفی میں ہے تو عقل و خرد کے دعویدارو! پھر تم ان کی خدائی پر کیوں ایمان لاتے ہو۔ کتنا مؤثر اور دلنشین انداز بیان ہے کہ دل کی گہرائیوں میں اُترتا چلا جاتا ہے۔ (معبودان باطل کی اچھی طرح ضرب کاری کے بعد مزید دلائل کی طرف نشاندہی کی جارہی ہے) فرمایا کہ تمہارا وہی سچا خدا ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا جس نے آفتاب و مہتاب کی قندیلیں فروزاں کر کے شب ہستی کو منور کر دیا جس کے حکم سے گردش لیل و نہار کا سلسلہ جاری ہے۔ جس کی قدرت و حکمت، جس کی ہمہ دانی اور ہمہ بینی کے آثار تمہیں اپنے گردو پیش نظر آرہے ہیں (ایک اور تجربہ سے توحید باری تعالیٰ کو سمجھایا جارہا ہے) اگر اب بھی اس کو نہیں پہچان سکتے تو سچ بتاؤ کبھی تمہیں کسی بحری سفر پر جانے کا اتفاق ہوا۔ تمہاری کشتی سطح آب پر آہستہ آہستہ چلی جارہی ہو۔ اچانک مطلع مکدر ہو گیا ہو، بادل امڈ آئے ہوں۔ تیز آندھی چلنے لگی ہو اور سمندر کی خونخوار موجیں منہ کھولے تمہیں اور تمہاری کشتی کو نگلنے کے لئے بار بار آگے بڑھ رہی ہوں۔ تمہارے بچ نکلنے کی ساری اُمیدیں ختم ہو چکی ہوں تم نے اپنے معبودوں کو بار بار پکارا ہو اور کوئی بھی تمہاری خبر لینے نہ آیا ہو۔ جب ہر طرف موت ہی موت دکھائی دینے لگی ہو۔ سچ بتاؤ کیا اس وقت کسی کا تمہیں خیال آیا تھا۔ کسی کی چوکھٹ پر بیساختہ تمہاری جبین نیاز جھکی تھی۔ ان کربناک لمحوں میں تم نے کسی کے ساتھ صدق و وفا کا پیماں باندھا تھا اور پھر کسی کی رحمت نے آگے بڑھ کر تمہاری ڈوبتی ہوئی کشتی کو سہارا دے کر بچا لیا تھا، وہ کون تھا؟ معلوم ہے تمہیں۔ یہ وہی تمہارا خداوند وہی تمہارا معبودِ برحق تھا جس کو مان کر پھر تم اس سے روگردانی کرنے لگے۔ (ضیاء القرآن از حضرت پیر محمد کرم شاہ رحمت اللہ علیہ)۔ علاوہ ازیں اس (سورہ یونس) میں جو مباحث آئے ہیں اسے مختصر طور پر تحریر کیا جاتا ہے۔ ان غلط فہمیوں کا ازالہ اور ان غفلتوں پر تنبیہ جو لوگوں کو توحید اور آخرت کا عقیدہ تسلیم کرنے سے مانع ہو رہی تھیں (اور ہمیشہ ہوا کرتی ہیں) ان شبہات اور اعتراضات کا جواب جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور آپ کے لائے ہوئے پیغام کے بارے میں پیش کئے جاتے تھے۔ دوسری زندگی میں جو کچھ پیش آنے والا ہے اس کی پیشگی خبر، تاکہ انسان اس سے ہوشیار ہو کر اپنے آج کے طرز عمل کو درست کرلے اور بعد میں پچھتانے کی نوبت نہ آئے۔ اس امر پر تنبیہ کہ دنیا کی موجودہ زندگی دراصل امتحان کی زندگی ہے اور اس امتحان کیلئے تمہارے پاس بس اتنی مہلت ہے جب تک تم اس دنیا میں سانس لے رہو۔ اس وقت کو اگر تم ضائع کر دیا اور نبی کی ہدایات قبول کر کے امتحان کی کامیابی کا سامان نہ کیا تو پھر کوئی دوسرا موقع تمہیں ملتا نہیں ہے۔ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا اور اس قرآن کے ذریعہ تم کو علم حقیقت کا بہم پہنچایا جانا وہ بہترین اور ایک ہی موقع ہے جو تمہیں مل رہا ہے۔ اس سے فائدہ نہ اُٹھاؤ گے تو بعد کی ابدی زندگی میں ہمیشہ ہمیشہ پچھتاؤ گے۔ ان کھلی کھلی جہالتوں اور ضلالتوں پر اشارہ جو لوگوں کی زندگی میں صرف اس وجہ سے پائی جارہی تھیں کہ وہ خدائی ہدایت کے بغیر جی رہے تھے۔ اس سلسلہ میں نوح علیہ السلام کا قصہ مختصر اور موسیٰ علیہ السلام کا قصہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جس سے چار باتیں ذہن نشین کرنی مطلوب ہیں۔ اول یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو معاملہ تم لوگ کر رہے ہو وہ اس سے ملتا جلتا ہے جو نوح اور موسیٰ علیہما السلام کے ساتھ تمہارے پیش رو کر چکے ہیں اور یقین رکھو کہ اس طرز عمل کا جو انجام وہ دیکھ چکے ہیں وہی تمہیں بھی دیکھنا پڑے گا۔ دوم یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کو آج جس بے بسی و کمزوری کے حال میں تم دیکھ رہے ہو اس سے کہیں یہ نہ سمجھ لینا کہ صورت حال ہمیشہ یہی رہے گی۔ تمہیں خبر نہیں ہے کہ ان لوگوں کی پشت پر وہی خدا ہے جو موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام کی پشت پر تھا اور وہ ایسے طریقہ سے حالات کی بساط اُلٹ دیتا ہے جس تک کسی کی نگاہ نہیں پہنچ سکتی۔ سوم یہ کہ سنبھلنے کیلئے جو مہلت خدائے تعالیٰ تمہیں دے رہا ہے اسے اگر تم نے ضائع کر دیا اور پھر فرعون کی طرح خدا کی پکڑ میں آجانے کے بعد میں آخری لمحہ پر توبہ کی تو معاف نہیں کئے جاؤ گے۔ چہارم یہ کہ جو لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے وہ مخالف ماحول کی انتہائی شدت اور اس کے مقابلہ میں اپنی بیچارگی دیکھ کر مایوس نہ ہوں اور انھیں معلوم ہو کہ ان حالات میں ان کو کس طرح کام کرنا چاہئے۔ نیز وہ اس امر پر بھی متنبہ ہو جائیں کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو اس حالت سے نکال دے تو کہیں وہ اس روش پر نہ چل پڑیں جو بنی اسرائیل نے مصر سے نجات پا کر اختیار کی۔ آخر میں اعلان کیا گیا ہے کہ یہ عقیدہ اور یہ مسلک ہے جس پر چلنے کی اللہ نے اپنے پیغمبر کو ہدایت کی ہے۔ اس میں قطعاً کوئی ترمیم نہیں کی جاسکتی، جو اسے قبول کرے گا وہ اپنا بھلا کرے گا اور جو اس کو چھوڑ کر غلط راہوں میں بھٹکے گا وہ اپنا ہی کچھ بگاڑے گا۔ (تفہیم القرآن) ان اساسی مضامین کے علاوہ علم و حکمت کے کئی دمکتے ہوئے موتی ہیں جو اس سورۃ کی ردائے نور میں جڑے ہوئے ہیں۔ آپ اس کا مطالعہ کریں گے تو ان کا حسن لازوال خود ہی آپ کے دامن توجہ کو اپنی طرف کھینچ لے گا۔ (اقتباس از ضیاء القرآن) محترم قارئین کرام! مذکورہ بالا سورت میں ہر طرح سے اس بات کو سمجھایا گیا ہیکہ توحید باری تعالیٰ ایک اٹل حقیقت ہے، جسے کوئی عقل مند انسان جھٹلا نہیں سکتا! لہذا خود ساختہ، معبودان باطل کی پرستش چھوڑ کر ایک حقیقی مالک کی بندگی اختیار کرو جو تمہاری ہر ضرورت کا سامان مہیا کر رکھا ہے، جسکے بغیر تمہاری زندگی محال ہے۔ بین السطور مشرکین مکہ کو یہ تنبیہ کہ دیکھو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو جھٹلا کر تم ہی اپنا نقصان اور خسارہ اٹھاؤ گے لہذا سابق قوموں کی ہلاکت و بربادی کے واقعات سے عبرت پکڑو اور اپنے کو سیدھے راستے پر ڈالدو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں بتا رہے ہیں؛ مختصر یہ کہ ہر انسان کے لیے ضروری ہیکہ؛ وہ دنیا کی ذلت اور آخرت کی رسوائی سے بچنا چاہتا ہو تو، چاہیے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت چھوڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ہادی و رہنما تسلیم کرتے ہوئے زندگی بسر کرو گے تو اس میں تمہاری ہی بھلائی ہے۔۔۔۔۔۔! آخری بات یہ کہ مکی دور کے احوال اہل ایمان کے لیے اپنے اندر ہمت و حوصلہ پیدا کرنے اور استقامت فی الدین کا اہم سبق دے رہے ہیں۔

میں بابری ہوں، اور میری چیخیں آج بھی گونج رہی ہیں

تحریر: رغیب الرحمٰن انعامدار
(بیودہ)، معاون معلم
8766787156

6 دسمبر یعنی وہی تاریخ جب 1992 میں تاریخی بابری مسجد کو شدت پسند ہندوتوا طاقتوں کے ذریعہ شہید کر دیا گیا تھا۔ اس واقعہ کو 32 سال گزر چکے ہیں، لیکن حساس مسلم طبقہ کے دِلوں میں اس کا زخم آج بھی تازہ ہے۔ بھلے ہی عدالتِ عظمیٰ نے منہدم بابری مسجد کی جگہ رام مندر بنانے کا فیصلہ صادر کر دیا ہے اور اس مندر کا افتتاح بھی ہو چکا ہے، لیکن تاریخ کے صفحات میں 6 دسمبر 1992 ایک سیاہ داغ کی مانند درج ہو چکا ہے جو ہمیشہ آنکھوں میں کھٹکتا رہے گا۔ 6 دسمبر کو ایک طرف حساس مسلم طبقہ "یوم سیاہ" کے طور پر مناتا ہے تو دوسری طرف انتہا پسند ہندوتوا طبقہ "وجئے دیوس" (یوم فتح) کی شکل میں۔ ظاہر ہے بابری مسجد کی شہادت نے مسلم اور ہندو طبقہ کے درمیان رشتوں میں ایسا شگاف پیدا کر دیا ہے جو کبھی بھر نہیں سکے گا۔ بابری مسجد بھلے ہی منہدم ہوگئی ہو، لیکن اس مسجد کا گنبد اور گنبد پر چڑھے شرپسندوں کی تصویر ہمارے ذہنوں میں بس چکی ہے اور ساتھ ہی بابری مسجد کو کبھی انصاف مل پائے گا! اس کی امید اب دم توڑ چکی ہے۔ کیوں کہ تمام حقائق کو تسلیم کرنے کے باوجود محض اکثریت کی آستھا کی بنیاد پر اس کی زمین تو مندر کی تعمیر کے لیے دے دی گئی تو اب کون ہے جو انصاف کرے گا؟ لہٰذا بابری مسجد آج بھی فریاد کناں ہے۔ آیئے بابری مسجد کی بربادی کی درد بھری داستان اسی کی زبانی سنتے ہیں۔ اے زمین کے وارثو! کیا تم نے کبھی سوچا ہے کہ جب کسی عبادت گاہ کو مٹایا جاتا ہے، تو وہ دیواریں، وہ گنبد، وہ محرابیں کتنی چیخیں بلند کرتی ہیں؟ میرا معاملہ محض ایک عمارت کا انہدام نہیں تھا، یہ انسانیت کے ضمیر پر وہ زخم تھا جو کبھی نہیں بھر سکتا۔ "6 دسمبر کی تاریخ جب بھی آتی ہے تو میرے زخموں کی ٹیس بڑھ جاتی ہے۔ میرے وجود کو تو 32 سال پہلے ہی نیست و نابود کر دیا گیا تھا۔ اب میری روح ریزہ ریزہ ہو کر بکھرنے لگی ہے۔ جب بھی میں آواز دیتی ہوں کہ ہے کوئی صاحبِ گوش جو میری فریاد سن سکے؟ ہے کوئی اہلِ دل جس کے سامنے میں اپنا دکھڑا رو سکوں؟ تو میں مایوس ہو کر اپنے آنسو سمیٹنے لگتی ہوں۔ مجھے آج بھی یاد ہے کہ وہ 22-23 دسمبر 1949 کی درمیانی شب تھی۔ ہر طرف خاموشی تھی۔ سردی کا موسم تھا۔ میرے چاہنے والے اپنا سر میرے دامن پر جھکا کر اپنی جبینوں کو منور کر کے واپس جا چکے تھے۔ میں بھی اپنے چاہنے والوں کے حق میں بارگاہِ خداوندی میں محوِ دعا تھی کہ اچانک کچھ لوگ رات کی تاریکی کا فائدہ اٹھا کر اندر گھس آئے اور مورتیاں میرے منبر پر رکھ دیں۔ میں حیران تھی کہ یہ کیا ہو رہا ہے! میرے دامن میں آخر مورتیاں کیوں رکھی جا رہی ہیں! میں تمام رات پریشان رہی۔ صبح ہوئی تو بات صاف ہوگئی۔ جن لوگوں نے مورتیاں رکھی تھیں انھوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ "رام للا پرکٹ ہوئے ہیں۔" میں حیران و ششدر تھی کہ یہ لوگ کتنے جھوٹے ہیں۔ مجھے یہ بعد میں اندازہ ہوا کہ ان لوگوں نے رام کو میرے مدمقابل لا کھڑا کر دیا ہے۔ 1949 کی اس شب جب میرے منبر پر وہ ناپاک مورتی رکھی گئی، دراصل ایک منظم منصوبہ کا حصہ تھی۔ یہ سازش صرف ایک عبادت گاہ کے خلاف نہیں، بلکہ ایک قوم کے ایمان، اس کے جذبات اور اس کی تاریخ کو مٹانے کی کوشش تھی۔ اس روز میری آنکھوں کے سامنے وہ دن آ گیا جب شہنشاہ بابر کے حکم پر سپہ سالار میر باقی نے 1528 میں میری بنیاد رکھی، جب میرے وجود کو محبت، امن اور بندگی کا ایک نشان بنایا گیا۔ میرے گنبدوں نے ان اذانوں کو سنا جو دلوں کو سکون اور روحوں کو تازگی بخشتی تھیں۔ میں نے ان نمازیوں کو بھی دیکھا جن کے ماتھے میرے فرش پر سجدوں سے روشن ہوتے تھے۔ لیکن اس پرامن اور مقدس ماحول میں کچھ ایسے بھی لوگ پیدا ہو گئے جو مجھے اپنا دشمن تصور کرنے لگے۔ جنھیں میرا وجود کھٹکنے لگا۔ انھوں نے میرے خلاف سازشیں شروع کر دیں۔ میری تباہی کی داستان بہت طویل ہے۔ میرے وجود کو مٹائے 32 سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ ان طویل برسوں میں مجھے کئی بار شہید کیا گیا۔ کئی بار مجھے منہدم کیا گیا۔ لیکن جب بھی کوئی یہ جھوٹا دعویٰ کرتا ہے رام مندر کو توڑ کر مجھے وجود بخشا گیا تو میرے زخموں میں اور ایک زخم کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ میں خون کے آنسو رونے لگتی ہوں۔ میری بربادی کی داستان بہت دردناک ہے اسے سننے کی کسی میں تاب نہیں۔ اسی لیے میں اختصار سے بیان کرتی ہوں۔ مورتیاں رکھنے کے بعد اس وقت کی حکومت نے مورتیاں ہٹانے کا حکم دیا لیکن اس وقت کے کلکٹر نے حکومت کی خلاف ورزی کی اور مجھے مقفل کر دیا گیا۔ باہر نگران مقرر کر دیے گئے۔ پولس کا پہرہ بٹھا دیا گیا اور عدالت کا مقرر کردہ پجاری وہاں پوجا کرنے لگا۔ منصف نے جس کا کام انصاف کرنا تھا اس نے مورتیاں ہٹوانے کی بجائے فساد کے اندیشے کی آڑ لیتے ہوئے میرے وجود کو سونا کر دیا۔ اگلے کئی سالوں تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔ میرا مقدمہ عدالتوں میں معلق رہا۔ اس کے بعد سنگھ اور دیگر ہندوتوا کے نظریات کی حامل شدت پسند جماعتیں طویل عرصہ سے ایسے ہی کسی مسئلے کی تلاش میں تھیں جس کے ذریعے ذات پات میں منقسم ہندو برادری کو یکجا کیا جا سکے۔ اسی مقصد کے تحت انھوں نے 1984 میں میرے وجود کو مٹانے کی تحریک شروع کر دی۔ اسی مقصد کی تکمیل کے لیے بالآخر 1986 میں ایک اور منصف نے انصاف کے نام پر ناانصافی کرتے ہوئے میرے دروازے پوجا کے لیے کھول دیے۔ میرا وجود جو کبھی سجدوں سے آباد ہوتا تھا اب وہ بھجن کیرتن کرنے اور گھنٹی و ناقوس بجانے والوں کی آماجگاہ بن گیا۔ اس معاملے میں رفتہ رفتہ سیاست نے مداخلت شروع کر دی اور ملک کے اقتدار پر قبضے کا خواب دیکھنے والے سیاستدانوں نے دیکھتے ہی دیکھتے عام ہندو عوام کو میرا حریف بنا دیا۔ اور رام کے نام پر میرے خلاف ان کے ذہنوں میں نفرت بھری جانے لگی اس نفرت کو اور بڑھاوا دینے اور رام کے لیے عوام کو جذباتی کرنے کے لیے ٹی وی پر رامائن سیریز کا آغاز کیا گیا۔ پُرعزم سیاست دانوں نے رام کو اس تنازعے میں گھسیٹ لیا۔ میرے نام پر سیاست کا گندا کھیل کھیلا جانے لگا، ہر طرف میرے مخالف زہریلے بیانات نشر کیے جانے لگے۔ زہریلے نعروں سے فضاء گونجنے لگی، کہا جانے لگا کہ یہ رام کی پوتر دھرتی ہے یہیں رام پیدا ہوا، بڑی ڈھٹائی سے یہ تک کہا گیا کہ جس منبر سے امامِ مسجد خطاب کیا کرتا تھا وہیں رام پیدا ہوا، اب اسی مقام پر مندر تعمیر کیا جائے گا۔ میرے خلاف سازشیں کرنے والوں کی تعداد دن بہ دن بڑھتی اور رام مندر تحریک چلانے والے قافلے میں شامل ہوتی چلی گئی۔ دو بڑے فرقوں کے درمیان خلیج حائل ہوگئی۔ ایک جنونی کیفیت پیدا کر دی گئی پورے ملک میں خوف و دہشت کی فضا بنا دی گئی، جگہ جگہ فسادات ہوئے، جانے کتنے ہی بے گناہوں کو بے رحمی سے قتل کر دیا گیا۔ میرا معاملہ عدالتوں میں انصاف کی گہار لگاتا رہا۔ جب بھی سماعت ہوتی میرے حق میں فریاد کرنے والے عدالتوں کو بتاتے کہ کس طرح رات کی تاریکی میں میری عصمت کو تار تار کیا گیا، میرے دامن میں مورتیاں رکھ کر مجھے مندر میں تبدیل کر دیا گیا۔ لیکن میرے خلاف سازشیں کرنے والوں کی یہ جھوٹی کہانی کہ رام مندر توڑ کر مجھے وجود بخشا گیا رفتہ رفتہ حقیقت بنتی چلی گئی اور اسے سچ سمجھنے والوں کی تعداد بڑھتی گئی اور اسی ہجوم کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی آنکھوں میں اقتدار کی ہوس لیے ہوئے ایک ظالم گجرات کے سب سے بڑے بت خانہ سومناتھ سے رتھ لے کر نکلا۔ لال کرشن اڈوانی نامی اس ظالم کی وہ رتھ یاترا جہاں جہاں سے بھی گزری اپنے پیچھے آگ اور خون کا ایک دریا اور لاشوں کے انبار چھوڑتی گئی اور اس رتھ یاترا نے سیاسی طوفان کھڑا کر دیا۔ مجھے آج بھی یاد ہے کہ وہ سال 1991 تھا جب نام نہاد سیکولر کانگریس ایک بار پھر برسر اقتدار آئی۔ اور پی وی نرسمہا راؤ وزیر اعظم بنا۔ لیکن میرے وجود کو مٹانے کی تحریک کے طفیل اس ملک کی سب سے بڑی ریاست اتر پردیش میں پہلی بار کلیان سنگھ کی قیادت میں شدت پسند ہندوتوا دی جماعت بی جے پی نے اپنی حکومت قائم کی۔ کلیان سنگھ نے عدالت عظمیٰ میں حلف نامہ داخل کیا کہ وہ میری حفاظت کرے گا میرے وجود پر آنچ نہیں آنے دے گا۔ جس کے بعد عدالت عظمیٰ نے کارسیوکوں کو پوجا کی اجازت دے دی۔ ملک بھر سے ظالموں کا ہجوم میرے اردگرد جمع ہونے لگا۔ اچانک وہ ہزاروں شرپسند ایک ساتھ مجھ پر حملہ آور ہوئے۔ میں دہشت کے مارے چیخنے لگی، چلانے لگی، فریاد کرنے لگی۔ میں دیکھ رہی تھی کہ ہزاروں شرپسندوں میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو اس تنازع کی آڑ میں حکومت کرنے کا خواب دیکھ رہے تھے، وہ بھی تھے جنہوں نے رتھ یاترا نکالی تھی۔ قصۂ مختصر یہ کہ 6 دسمبر 1992 کو میرا وجود مٹا دیا گیا اور اسی دن لکھنؤ میں بیٹھی حکومت نے عدالت، انصاف اور آئین و قوانین کو دن دہاڑے روندتے ہوئے میری بربادی کی داستان لکھ ڈالی۔ دہلی میں بیٹھی حکومت خاموشی سے میری بربادی کا تماشہ دیکھتی رہی۔ نرسمہا راؤ نے میری مکمل بربادی کے بعد اعلان کیا کہ "جہاں تخریب ہوئی ہے وہاں تعمیر ہوگی"۔ دراصل یہ ایک سفید جھوٹ تھا، ایک فریب تھا، ایک دھوکہ تھا۔ تعمیر سے مراد مسجد کی نہیں بلکہ مندر کی تعمیر تھی۔ ادھر میرے خلاف سازشیں کرنے والے کامیاب ہو گئے اور اب وہی لوگ برسر اقتدار ہیں۔ قصۂ کوتاہ! جب اس ملک کی سب سے بڑی عدالت میں میرے معاملے پر سماعت ہو رہی تھی تو میرے چاہنے والوں نے میرے دفاع کے لیے بھرپور دلائل اور تاریخی حقائق پیش کیے۔ باہر یہ فضا بنائی جانے لگی کہ عدالت جو بھی فیصلہ دے گی ملک کے تمام لوگ اسے تسلیم کریں گے۔ سارے تاریخی حقائق میرے مظلوم ہونے کی گواہی دے رہے تھے۔ وہ چیخ چیخ کر میری بربادی کی داستان سنا رہے تھے۔ مجھے امید تھی کہ دیر سے ہی سہی لیکن اب میرے ساتھ انصاف ہو جائے گا۔ جب گواہیوں اور جرحوں کا عمل مکمل ہو گیا اور فیصلہ سنانے کا دن آیا تو میں بڑی خوش تھی کہ آج میرے ساتھ انصاف ہو کر رہے گا۔ پھر ایک بار میرے دامن میں سجدے کیے جائیں گے۔ اللہ اکبر! کی صداؤں سے میری زمین گونج اٹھے گی۔ مجھے ایک بار پھر مادی وجود بخشا جائے گا۔ میری نگاہیں نئی دہلی کی اس عمارت پر جسے انصاف کا سب سے بڑا "مندر" کہا جاتا ہے مرکوز ہوگئی اور میں یہ سوچتی رہی کہ دیکھیے اس بحر کی تہہ سے اچھلتا ہے کیا۔ منصف نے جب فیصلہ سنانا شروع کیا تو اس نے ایسی باتیں کہیں کہ میرا چہرہ کھل اٹھا۔ میں بہت مسرور تھی اور انصاف کی امید لگائے بیٹھی تھی۔ منصف نے میرے حق میں خوب دلائل دیے۔ مجھے مظلوم و مقہور قرار دیا اور کہا کہ میرے ساتھ انصاف ہونا چاہیے۔ اس نے کہا کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ مندر توڑ کر مجھے وجود بخشا گیا ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ میرے دامن میں نمازیں ادا ہوتی رہی ہیں اس نے یہ بھی تسلیم کیا کہ رات کی تاریکی میں مورتی رکھ دی گئی تھی۔ صرف اتنا ہی نہیں اس نے یہ حق گوئی بھی کی کہ بابری مسجد کا انہدام ایک غیر قانونی عمل تھا۔ میری امید بندھ گئی کہ اب انصاف ہو کر رہے گا۔ یہ منصف مزاج شخص میرے ساتھ ناانصافی نہیں کرے گا۔ لیکن اچانک سب کچھ منہدم ہو گیا۔ جج نے دستور کی ایک دفعہ کا سہارا لے کر میری روح کو ریزہ ریزہ بکھیر دیا۔ اس نے میرے خلاف فیصلہ سنا دیا۔ جہاں کبھی میں آباد تھی زمین کے اس قطعے کو مندر کی تعمیر کے لیے ہندوؤں کو دے دیا۔ اس نے دلیل دی کہ اگر اکثریت کی آستھا اور ان کی مرضی و منشا کے مطابق کام نہیں کیا گیا تو فساد پھیل جائے گا۔ اس طرح میرے ساتھ ناانصافی کی یہ داستان مکمل ہو گئی۔ میرے ساتھ ناانصافی کرنے کے بعد عدالت عظمیٰ نے بڑی فیاضی دکھاتے ہوئے میرے حقیقی وجود سے میلوں دور ایک زمین کا ٹکڑا دے کر کہا کہ اب وہاں مجھے تعمیر کر لیں۔ اس کے ذمہ داران تعمیر میں مصروف ہیں۔ لیکن میرا وجود تو مٹ چکا ہے میرا جسم تو نیست نابود ہو گیا ہے۔ صرف میری زخم خوردہ روح بچی ہے۔ وہ لمحہ بہ لمحہ ریزہ ریزہ ہوتی ہے۔ وہ نئی مسجد مجھے میرا حقیقی وجود نہیں لوٹا سکتی۔ ایک جسم سے روح نکال کر جسم کو فنا کر دیا گیا اور اب ایک نیا جسم بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ کیا ایک جسم میں روح بھی ڈالی جاسکے گی؟ نہیں!!! کبھی نہیں!!!! میں جانتی ہوں کہ مجھے اب انصاف نہیں مل پائے گا۔ اے مسلمانو! سنو! میری امید اب دم توڑ چکی ہے لیکن میرے وجود کو جن لوگوں نے تباہ کیا ہے مجھے ان سے کوئی گلہ نہیں، شکایت تو مجھے تم سے ہے۔ کیونکہ مجھے امید تھی کہ تم میرے حق کے لیے آخری سانس تک، خون کے آخری قطرے تک لڑتے رہو گے۔ لیکن جب میں یہ دیکھتی ہوں کہ میرے ساتھ جو ہوا، وہ دوسرے مقدس مقامات کے ساتھ بھی ہو رہا ہے، ہندوستان کی کئی مساجد کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ گجرات، اتر پردیش، دہلی اور دیگر ریاستوں میں گائے کے نام پر تم کو مارا جارہا ہے، تمہارے گھروں کو جلایا جارہا ہے، مدارس کو دہشت گردی کے اڈے قرار دیا جارہا، اولیاء اللہ کے آستانے بھی محفوظ نہیں رہے اور جن ظالموں نے میری عصمت کو روند ڈالا اور جنہوں نے میرے اعضاء کو بیت الخلا میں دفن کیا تم نے ان ہی سے قومی اتحاد کے نام پر میری عصمت اور اپنے ضمیر کا سودا کر لیا ہے تو میری روح کرچی کرچی ہو جاتی ہے۔ میری چیخیں آج بھی گونج رہی ہیں۔ کیا تم میری آہ و زاری سن سکتے ہو؟ کیا تم ان نمازیوں کے آنسو دیکھ سکتے ہو جو میرے ساتھ انصاف کے منتظر ہیں؟ میرے گرتے مینار چیخ چیخ کر سوال کر رہے ہیں: کب تک یہ زمین خون سے تر رہے گی؟ کب تک نفرت کے بیج بوئے جاتے رہیں گے؟ کب وہ وقت آئے گا جب انسانیت کے رشتے کو مذہب سے اوپر رکھا جائے گا؟ آج، میں یہ سوال لے کر کھڑی ہوں، شاید کوئی جواب دے، شاید کوئی ان زخموں کو بھرنے کی کوشش کرے جو نہ صرف میرے، بلکہ اس ملک کے ہر مظلوم مسلمان کے دل میں لگے ہیں۔ مگر کیا کوئی سن رہا ہے؟ آج میں تم سے فریاد کرتی ہوں کہ میں صرف ایک عمارت نہیں تھی، میں ایک عہد تھی، ایک تاریخ تھی۔ تم پر لازم ہے کہ میری داستان کو اپنی نسلوں تک پہنچاؤ۔ میری داستان سے ان کے دلوں میں وہ شعلہ جگاؤ جو حق کی راہ میں کبھی نہ بجھ سکے۔ اے مسلمانو! میری شہادت کو فراموش نہ کرنا۔ مجھے اپنے دلوں میں زندہ رکھنا۔ میری تباہی تمہارے لیے ایک سبق ہے کہ جب تک تم اپنے ایمان اور مقدسات کا دفاع نہیں کرو گے تو دنیا تمہارے وجود کو مٹانے کی کوشش کرتی رہے گی۔ اللہ تمہیں اپنی عظمتوں کو پہچاننے، حق پر ڈٹے رہنے، اور ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائے! آمین۔

وہ ایک سانحہ نہیں تھا۔۔۔

نیاز احمد سجاد

دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کہا جانے والا ملک ہندوستان جس کی ایک عظیم تاریخ رہی ہے، کثرت میں وحدت جس کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ ملک بھارت میں تقسیم سے پہلے اور تقسیم کے بعد بہت سے ایسے واقعات رونما ہوئے جس کے اثرات انسانی زندگیوں میں ایک وقتی طور رہے، لیکن اسی دوران ملک ہندوستان میں ایک ایسا سانحہ بھی پیش آیا کہ جس نے ملک کی آب و ہوا کو ہی بدل کر رکھ دیا۔ ہندوستانی سماج کی اعلی قدریں جس کی نظیر پوری دنیا میں کہیں نہیں ملتی ہے۔ حالات کے ساتھ ساتھ اس میں بھی نمایاں تبدیلیاں آتی جارہی ہیں جس سے ہر روز نت نئے فتنے اور تنازعات پیدا ہو رہے ہیں۔ انسانی زندگیوں میں زندگی معدوم ہوتی جارہی ہے۔ انسان صرف حیوان ناطق کی شکل میں اپنی زندگی بسر کر رہا ہے۔ آج دنیا جتنی تیزی سے ترقی کر رہی ہے اور گلوبل وارمنگ میں جس قدر اضافہ ہوا ہے۔ آسمان و زمین کے درمیان واقع زندگی کی تلاش ابھی ختم نہیں ہوئی ہے اور نت نئے زاویے روز بروز وجود میں آرہے ہیں اور مستقبل میں بھی آنے کی امیدیں ہیں۔ اس سے کسی کو انکار نہیں کہ زندگی جس میں قدرت نے جان رکھی ہے تاکہ وہ حرکت کر سکے اور اگر جان نکال لی جائے یا جان نکل جائے تو وہ مردہ اور بے جان ہو جاتی ہے۔ زیست و حیات کا صرف متحرک ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس سے رونما ہونے والے اثرات و نتائج پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہوا کے دوش پہ اگر ہم چراغ رکھ دیں اور چراغ کو نہ بجھنے کی تمنا کرتے رہیں اور ہوا سے امید وفا رکھیں تو ایسی ذہنیت کے حامل لوگوں کو آپ کیا نام دیں گے۔ سرزمین ہندوستان میں رونما ہونے والا اکیسویں صدی کا وہ سانحہ صرف ایک سانحہ نہیں تھا۔ جسے ہم فراموش کر دیں بلکہ وہ ایک آزاد ہندوستان میں نئے باب کے اضافے کی بنیاد تھی۔ جس کے فیصلے میں خود سپریم کورٹ نے کہا تھا کہ 6 دسمبر 1992 میں بابری مسجد کا گرایا جانا غیر قانونی تھا اور مزید اپنے فیصلے میں وضاحت کی کہ جہاں مسجد بنی ہے وہاں مندر ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ملا ہے۔ اس کے باوجود عدلیہ کا حزب مخالف کے حق میں فیصلہ آنا وہ دنیا کی تاریخ میں عدلیہ کا وہ واحد فیصلہ تھا جسے بقول ہندوستان کے سابق چیف جسٹس چندر چوڑ کے" بابری مسجد کے قضیہ کا فیصلہ انہیں بگھوان نے لکھوایا تھا جس کے لئے انہوں نے بگھوان سے پراتھنا کی کی تھی اور ججوں نے فیصلے کی صرف نقل تیار کی تھی" جسٹس چندر چوڑ کا یہ بیان ملک کے انصاف پسندوں میں پیدا تشویش کے لئے اکسیر سے کم نہ تھا اور جسٹس چندر چوڑ کی چاروں طرف سے ان کے اس بیان کی مذمت کی گئی۔ لوگوں نے طرح طرح کی باتیں کہیں اور اپنی حیرانی کا اظہار کیا۔ سپریم کے ریٹائرڈ جج ماکنڈے کاٹجو نے یہاں تک کہہ دیا کہ جسٹس چندر چوڑ کا بگھوان سے پراتھنا" جھوٹ کا پلندہ کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ لوگوں کے تاثرات اور رایوں سے اتنا ضرور واضح ہو گیا کہ آستھا اور اکثریت کا خیال رکھتے ہوئے سپریم کورٹ کا اس فیصلہ پر سوالیہ نشان لگنا ضروری ہو گیا اور مسجد کے انہدام سے ٹھیک ایک برس پہلے پارلیمنٹ نے ایک قانون پاس کیا تھا کہ 15 اگست 1947 میں جو عبادت گاہ جس جگہ اور جس شکل میں تھی اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ جسے ہم 1991 کا مذہبی ایکٹ سے موسوم کرتے ہیں۔ بہر حال ایک عظیم جمہوری ملک میں اس فیصلہ کا اثر یہ ہو رہا ہے کہ رفتہ رفتہ سماج میں انارکی، رواداری کا فقدان اور گنگا جمنی تہذیب کی خوشبوئیں مدھم ہوتی جارہی ہیں۔ نفرتوں اور عداوتوں کا سلسلہ مزید دراز ہوتا جارہا ہے۔ ملک کا سماج عجب سی کشمکش اور تذبذب میں مبتلا ہو گیا ہے۔ انسانوں کے اندر چین و سکون ناپید ہوتے جارہے ہیں۔ ہر طرف خوف و ہراس کا بادل چھایا ہوا ہے۔ بے چینی اور غیر یقینی کا جال وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔ صدیوں پرانے زخموں پہ نمک پاشی کی ناپاک حرکتیں کی جارہی ہیں۔ گڑے مردے اکھاڑے جارہے ہیں۔ صدیوں سال پرانی تاریخ کو مسخ کیا جارہا ہے۔ عداوتوں اور انتشار کی مسموم فضا سے ملک کو مکدر کیا جارہا ہے۔ مذہب کے نام پہ عدل و انصاف کی پامالی اب عام سی بات ہو گئی ہے۔ انسانیت سوز مظالم کی انتہاء ہو رہی ہے۔ ملکی سطح پر نفرتی سیاست کا بول بالا ہے۔ موجودہ سنبھل کا واقعہ جس میں کئی جانیں گئیں خواہ وہ کسی فرقے یا مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ تھے وہ وہ انسان۔ تھے تو وہ ہندوستانی خطا کس کی تھی اور کون مجرم اور کون ہے ملزم۔ یہ تو عدلیہ اور انتظامیہ طے کریں گے۔ آخر یہ نوبت کیوں آئی۔ عبادت گاہیں، خانقاہیں جو مانوتا، انسانیت اور خیر سگالی کے مضبوط قلعے سمجھے جاتے ہیں آج فرقہ پرست عناصر کے رداڑ پہ ہیں۔ جس نے جمہوریت کی جڑوں کو کمزور کرنا شروع کر دیا ہے۔ ابھی حالیہ دنوں میں سپریم کورٹ کی لائبیریری میں بیٹھے سینیر وکیلوں کی آپسی گفتگو جو حالات حاضرہ اور ملک کی موجودہ صورتحال پر مشتمل تھی۔ بہت تیزی سے سوشل میڈیا پہ وائرل ہو رہی ہے۔ جس میں یہ کہا گیا کہ موجودہ ہندوستان بہت نازک دور سے گزر رہا ہے اور جمہوریت کا گلا گھونٹا جارہا ہے۔ ای وی ایم سے لے کر بیلٹ پیپر تک پر چرچا ہوا اور کہا گیا کہ پورے دیش میں ای وی ایم کے خلاف ایک آکروش ہے۔ اور مزید یہ بھی کہا گیا کہ یہ سرکار مٹھی بھر لوگوں کی سرکار ہے جو پیرامیڈ کے اوپر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہندوستان کے موجودہ دور کی نزاکتوں کے لحاظ سے عدلیہ خواہ وہ نچلی سطح کی ہوں یا اپر کلاس کی عدالتیں ہوں، قانون کے رکھوالے چاہے وہ کسی سطح کے ہوں۔ ان کی ذمے داری دو چند ہو جاتی ہے اور قانون کی بالادستی قائم کرنے میں ان کا رول اہم ہو جاتا ہے۔ وہ قانون کی پاسداری کر کے وہ ملک و ملت اور معاشرے کو انارکی سے نجات دلا سکتے ہیں اور ملک دشمن عناصر سے نبرد آزما ہو کر پاک و صاف معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں۔ نفرتی سیاست جس نے جمہوریت کا بیڑا غرق کیا ہوا ہے۔ اس میں وہی جوش و جذبہ جو 77 سال پہلے تھا دوبارہ بحال کر سکتے ہیں اور چمن میں روٹھی بہار دوبارہ پھر آسکتی ہے بشرطیکہ اس کی آبیاری ہم سب مل کر کریں۔ یہ ملک ہم سبھوں کا ہے۔ اس کی ترویج و ترقی، اس کی سلامتی کی ذمے داری ہم سب پر یکساں عائد ہوتی ہے۔ ہم کسی قیمت پر ملک کو یرغمال اور کٹھ پتلی نہیں ہونے دیں گے۔

neyazahmad97@gmail.com

تمام اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کے لیے فائدہ مند: میونسپل کمشنر

بھیونڈی مہاراشٹر کی پہلی میونسپل کارپوریشن بن گئی جس نے یہ اسکیم نافذ کی

بھیونڈی:5دسمبر (شارف انصاری):-مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی ہدایات کے مطابق، 1 نومبر 2005 کے بعد ملازمت پر آنے والے تمام ملازمین کے لیے مستقل ریٹائرمنٹ اکاؤنٹ نمبر (PRAN) کارڈ حاصل کرنا لازمی ہے۔ یہ PRAN کارڈ مالی طور پر کئی فوائد فراہم کرتا ہے اور تمام ملازمین کے لیے نہایت آسان اور سہولت بخش ہے۔ بھونڈی میونسپل کارپوریشن مہاراشٹر کی پہلی ایسی میونسپل کارپوریشن بن گئی ہے جس نے اس طرح کی اسکیم نافذ کی ہے، یہ بات میونسپل کمشنر اور ایڈمنسٹریٹر مسٹر اجے ویدیہ نے کہی۔ مہاراشٹر حکومت اور مرکزی حکومت کی قومی پنشن اسکیم (NPS) کے تحت 1 نومبر 2005 کے بعد ملازمت پر آنے والے اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ میونسپل کارپوریشن کے پرائمری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں کل 734 اساتذہ کام کر رہے ہیں، جن میں سے 485 اساتذہ 1 نومبر 2005 کے بعد ملازمت پر آئے ہیں۔ ان تمام اساتذہ کے لیے NPS اسکیم کے تحت PRAN کارڈ جاری کرنے کا عمل جلد شروع کیا جائے گا۔ اس مقصد کے لیے تمام ضروری انتظامی منظوری پہلے ہی حاصل کی جا چکی ہے۔ PRAN کارڈ حاصل کرنے کے لیے جلد ہی اسکولوں میں آن لائن رجسٹریشن کیمپ لگائے جائیں گے، اور تمام اساتذہ سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اپنی رجسٹریشن مکمل کریں، یہ بات کمشنر اجے ویدیہ نے کہی۔ اس موقع پر موجود افراد میں مسٹر روہیداس گورکولکر (ڈپٹی کمشنر - ہیڈ کوارٹر)، ڈاکٹر انورادھا بابار (ڈپٹی کمشنر-تعلیم)، مسٹر پرکاش راٹھوڑ (اسسٹنٹ کمشنر-تعلیم)، مسٹر بالارام جادھو (انتظامی افسر)، محترمہ سواتی سانکھے (آفس سپرنٹنڈنٹ)، مسٹر راجندر کونڈاوار (کلرک) اور دیگر اسٹاف شامل تھے۔ یہ اسکیم ان اساتذہ کے لیے فائدہ مند ہوگی جو 1 نومبر 2005 کے بعد ملازمت پر آئے ہیں۔ تمام اساتذہ سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے متعلقہ اسکول جا کر PRAN کارڈ کے لیے آن لائن رجسٹریشن کرائیں۔ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی ہدایات کے مطابق NPS اسکیم نافذ کرنے والی بھونڈی میونسپل کارپوریشن مہاراشٹر کی پہلی میونسپل کارپوریشن بن گئی ہے۔ اسی طرز پر اب یہ اسکیم میونسپل کارپوریشن کے اساتذہ کے لیے بھی نافذ کی جا رہی ہے۔

اساتذہ میں خوشی کی لہر

NPS اسکیم کے نفاذ نے بھونڈی میونسپل کارپوریشن کے پرائمری اساتذہ میں خوشی کی لہر دوڑا دی۔ اساتذہ اور بھونڈی ٹیچرز ایکشن کمیٹی کی جانب سے میونسپل کمشنر اور ایڈمنسٹریٹر مسٹر اجے ویدیہ اور اسسٹنٹ کمشنر (تعلیم) مسٹر پرکاش راٹھوڑ کا شکریہ ادا کیا گیا اور ان کی خدمات پر ان کا اعزاز کیا گیا۔

اسسٹنٹ کمشنر (تعلیم) مسٹر پرکاش راٹھوڑ کو خصوصی اعزاز

اسسٹنٹ کمشنر (تعلیم) مسٹر پرکاش راٹھوڑ نے تعلیم کے شعبے کا چارج سنبھالنے کے بعد صرف دو مہینوں میں کئی سالوں سے زیر التوا NPS اسکیم کو مکمل کیا۔ اساتذہ نے ان کی خصوصی خدمات پر ان کا اعزاز کیا۔

اللو ارجن اور سنی دیول کے بعد کارتک آرین 2024 کے معروف آدمی بن گئے

ممبئی:5دسمبر (ایم ملک) ہر سال، GQ India ان مردوں کو اعزاز دیتا ہے جو سینما میں اپنی شاندار پرفارمنس، دلکشی اور اثر سے دل جیتتے ہیں۔ یہ سرکردہ افراد اپنے فن میں نہ صرف گیم چینجرز ہیں بلکہ پاپ کلچر کے آئیکنز بھی ہیں جن کا اثر سلور اسکرین سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ روایت ہر سال سب سے زیادہ مقبول، کامیاب اور بینک ایبل سپر اسٹارز کو مناتی ہے جو باکس آفس اور لوگوں کے دلوں پر راج کرتے ہیں۔ تو آیئے چند حیرت انگیز صلاحیتوں پر ایک نظر ڈالتے ہیں جنہوں نے پچھلے تین سالوں میں یہ باوقار اعزاز حاصل کیا ہے: 2022: اللو ارجن: بیس سال پر محیط ایک شاندار فلمی کیریئر کے ساتھ، اللو ارجن ہمیشہ ہندوستانی سنیما میں ایک بڑا نام رہے ہیں۔ لیکن 2022 نے اس کے کیریئر میں ایک بڑی تبدیلی لائی، خاص طور پر پشپا: دی رائز - حصہ 1 میں اس کی کارکردگی نے اسے نئی بلندیوں تک پہنچا دیا۔ اس فلم نے انہیں عالمی سطح پر پہچان دی اور اب وہ نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں اپنی ایک خاص پہچان رکھتے ہیں۔ اس کی طاقتور اداکاری ہو یا اس کی ڈانس چال جس نے انٹرنیٹ کو توڑ دیا، اللو ارجن ایک رجحان بن گیا ہے۔ دنیا بھر میں شائقین نے اس کے انداز کو اپنایا ہے، خاص طور پر اس کے مشہور ہک اسٹیپس اور انداز۔ پشپا کی آمد کے ساتھ: اصول، اللو ارجن کا جادو ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔ اس طرح وہ نہ صرف حدیں پار کر رہے ہیں بلکہ وہ عالمی سپر اسٹار ہونے کے معنی بھی بدل رہے ہیں۔ 2023: سنی دیول: ایک سال میں جب پرانے ستاروں کی باکس آفس طاقت پر سوالات اٹھائے جا رہے تھے، سنی دیول نے بڑی ہٹ فلم دی۔ گدر 2، ان کی مشہور فلم گدر کا سیکوئل: ایک پریم کتھا، نے توقعات سے بڑھ کر باکس آفس کے ریکارڈ توڑ دیے، جو سال کے سب سے حیران کن بلاک بسٹروں میں سے ایک بن گئی۔ چار دہائیوں بعد، سنی دیول نے ثابت کیا کہ سامعین کے ساتھ ان کا جذبات سے بھرا تعلق اب بھی مضبوط ہے۔ تارا سنگھ کے طور پر ان کی اداکاری نے ایک بار پھر سامعین کے دلوں کو چھو لیا ہے، اور مختلف نسلوں سے شائقین اس جادو کو زندہ کرنے کے لیے تھیٹر میں آئے ہیں۔ 2023 میں دیول کی کامیابی صرف باکس آفس کی فتح ہی نہیں تھی، بلکہ ایک دلی یاد دہانی تھی کہ ایک اسٹار اور اس کے سامعین کے درمیان رشتہ ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ 2024: کارتک آرین: اس سال کارتک آریان نے ثابت کیا ہے کہ وہ نہ صرف ملک بھر کے اسٹار ہیں بلکہ ایک مضبوط معروف اداکار بھی ہیں۔ بھول بھولیا 3 کی کامیابی کے بعد، جس نے دنیا بھر میں 400 کروڑ سے زیادہ کی کمائی کی، کارتک سب سے کم عمر ممبر کے طور پر 200 کروڑ کلب میں داخل ہو گئے ہیں۔ چندو چیمپیئن میں اس کی استعداد کو مزید اجاگر کیا گیا، جہاں اس نے جسمانی طور پر چیلینجنگ کردار میں ناقدین سے داد حاصل کی۔

زندگی میں کوئی ایسا کام کریں جو مرنے کے بعد کام آئے: مفتی ہارون ندوی

فیض پور میں "ماں عائشہ ملٹی اسپیشل اسپتال" کا سنگ بنیاد کامیابی سے ہمکنار

جلگاؤں: 5دسمبر (عقیل خان بیاولی) الخضر ویلفیئر ملٹی پرپز سوسائٹی، فیض پور کے زیر اہتمام "ماں عائشہ ملٹی اسپیشل اسپتال" کا سنگ بنیاد ملک کے نامور عالم دین، سیاست دان اور مذہبی رہنماء حضرت مفتی محمد ہارون ندوی کے دست مُبارک سے رکھا گیا، اس موقع پر ایک شاندار اِجلاس ماہر تعلیم الحاج عبدالکریم سالار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں علاقہ کے معززین اور سیاسی، سماجی دینی رہنماؤں نے بڑی تعداد میں شرکت کی، تلاوت قرآن پاک اور نعت پاک کے بعد پروگرام کا آغاز علاقے کے سیاسی رہنما شریش چودھری کے صاحبزادے دھننجے چودھری اور مہمانوں نے شمع فروزی سے کیا، اِجلاس میں خاص طور پر جنہوں نے ایک خطیر رقم ادا کر کے اس کام میں حصہ لیا، تمام اہم عطیات دیئے اُن کا سوسائٹی کے ذمہ داروں کی جانب سے پرتپاک استقبال کیا گیا۔ مہمانانِ خصوصی میں سے حضرت مفتی محمد ہارون ندوی نے قرآن و حدیث کی روشنی میں مال خرچ کرنے اور اس کو ایسے نیک کاموں میں لگانے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ خوش رہو کہ اللہ نے تمہیں دینے والا بنایا ہے ورنہ ہاتھ میں بھیک کا کٹورا دے دیتا۔ اور بھکاری بن کر مسجد کے دروازے پر کھڑے رکھ سکتا تھا، زندگی میں کوئی ایسا کام کرو جو مرنے کے بعد کام آئے مسجد، مدرسے، سکول اور اسپتال بنائیں جو اللہ کے بندوں کے کام آئے، لوگوں نے بہت مدد کی، لاکھوں روپے کی بارش ہوئی، خواتین نے بھی بہت کچھ دیا، موصوف نے سب کو ڈھیروں دعاوں سے نوازا، آخر میں عبدالکریم سالار نے اپنا صدارتی بیان دیتے ہوئے نیک کاموں میں مشغول ہونے، اپنی دولت اور اپنی مہارت کو کار خیر میں سرمایہ کاری کی اہمیت کو بیان کیا اور اس شاندار پروگرام کے روح رواں خضر سوسائیٹی کے سپاہیوں کی بہت حوصلہ افزائی کی۔ نظامت صابر مصطفی آبادی نے کی، مفتی ہارون صاحب کے مبارک ہاتھوں سے کُدال مار کر اسپتال کا سنگ بنیاد رکھا گیا، پروگرام میں ڈائمنڈ اسکول کے چیئرمین ہارون سیٹھ، ہارون حلوائی، جاوید صاحب، مطیع الرحمن مارول، عرفان سیٹھ چیناول، عبدالمجید زکریا، اسلم تنویر، کلیم ممبر، جلیل ممبر، ریاض ممبر، انور کھاٹک، دھننجے چودھری، ڈاکٹر تنویر، نثار جناب، محلے اور شہر کے لوگوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔

دھاڑ میں پٹاخے پھوڑنے پر ٹیپو سلطان سالگرہ کے بعد ہندو مسلم فساد

بلڈانہ/مہاراشٹر 5دسمبر: بروز سنیچر 30 نومبر 2024 کی رات قریب 10 بجے پولیس اسٹیشن کے سامنے پرانا بس سٹاپ شیواجی چوک میں شہید ٹیپو سلطانؒ کی سالگرہ کی ریلی ہونے کے بعد رات میں شیواجی چوک میں کچھ مسلم نوجوانوں نے پٹاخے پھوڑنا چاہا، اس موقع پر موجود شر پسندوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ یہ چوک ہمارا ہے تم یہاں پٹاخے نہیں پھوڑ سکتے ان کو سمجھایا گیا کہ یہ چوراہا سرکاری ہے کسی کی جاگیر نہیں لیکن وہ پھر بھی اپنی ضد پر اڑے رہے تو اسی میں تو تو میں میں کے دوران پتھر بازی شروع ہو گئی اور شر پسندوں کے بڑے ہجوم نے مسلمانوں کو بڑا مالی نقصان پہنچایا۔ ۲دسمبر 2024 بروز پیر کو مفکر قوم ملت حضرت مولانا حلیم اللہ قاسمی صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی ہدایت پر مفتی محمد انیس الدین اشرفی صدر جمعیۃ علماء ضلع بلڈانہ کی قیادت میں جمعیۃ کا وفد دھاڑ پہنچا اور حالات کا جائزہ لے کر متاثرین کو تسلی و حوصلہ دیا گیا۔ نیز جمعیۃ کے اس وفد نے دھاڑ پولیس اسٹیشن میں تھانیدار اور ایس پی صاحب سے ملاقات کی اور موجودہ حالات کے تعلق سے خصوصاً یکطرفہ پولیس کاروائی، پولیس کا مسلمانوں کے ساتھ جارحانہ رویہ و بربریت اور مسلمانوں کی کمپلینٹ نہ لینے کے تعلق سے تفصیل سے گفتگو کی ایس پی صاحب نے اطمینان دلایا کہ نا انصافی اور ظلم نہیں ہوگا اور مسلمانوں کی کمپلینٹ بھی لی جائیں گی۔ اس وفد میں مفتی محمد انیس الدین اشرفی پاتورڈوی صدر جمعیۃ علماء ضلع بلڈانہ کے ساتھ حافظ محمد وقار جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء ضلع بلڈانہ، مولانا محمد ضیاء اللہ خان بلڈانہ نائب صدر جمعیۃ علماء ضلع بلڈانہ، حاجی سید احمد فروٹ مرچنٹ نائب صدر جمعیۃ ضلع بلڈانہ، مفتی سید عبدالرحمن پاتورڈہ نائب صدر جمعیۃ علماء ضلع بلڈانہ، مولانا عبدالرشید فلاحی شیگاؤں جوائن سیکرٹری جمعیۃ علماء ضلع بلڈانہ، عاصم خلیل دیولگھاٹ خازن جمعیۃ علماء ضلع بلڈانہ، مولانا حافظ محمد سلطان قاسمی دھاڑ، مولانا مفتی محمد سجاد دھاڑ اور دیگر رفقاء موجود تھے۔

غیر قانونی بینروں اور ہورڈنگوں کے خلاف مہم چلانے کا حکم

میونسپل کمشنر سوروبھ راؤ نے جرمانے اور مقدمات کی نگرانی کی ہدایت دی

تھانے:5دسمبر (آفتاب شیخ) تھانے میونسپل کارپوریشن کے حدود میں غیر قانونی فلیکس، بینروں، اور پوسٹروں کے خلاف روزانہ مہم چلانے کے احکامات کمشنر سوروبھ راؤ نے جاری کیے ہیں۔ انہوں نے تمام اسسٹنٹ کمشنروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ نوٹس جاری کرنے، جرمانے وصول کرنے اور قانونی کارروائی کی روزانہ نگرانی کریں۔ کمشنر راؤ نے کہا کہ غیر قانونی پوسٹروں اور بینروں سے شہر کی خوبصورتی خراب ہو رہی ہے، اور اس سلسلے میں ہائی کورٹ کے سخت احکامات پر عمل درآمد یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ غیر قانونی طور پر لگائے گئے بینروں یا پوسٹروں کے خلاف فوری نوٹس، جرمانے اور مقدمات درج کیے جائیں۔ یہ احکامات بدھ کی شام منعقدہ اجلاس میں دیے گئے، جس میں کمشنر سوروبھ راؤ نے تمام ڈپٹی کمشنروں، اسسٹنٹ کمشنروں، محکمہ جاتی سربراہان اور ایگزیکٹیو انجینئروں کے ساتھ کارکردگی کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر ایڈیشنل کمشنر سندیپ مالوی اور پرشانت روڈے، اور چیف انجینئر پرشانت سوناگرا بھی موجود تھے۔ کمشنر راؤ نے ہدایت دی ہے کہ ہر سال مانسون سے پہلے درختوں کی شاخ تراشی کی جائے۔ اس سلسلے میں جنوری سے خطرناک درختوں اور شاخوں کی کٹائی کا کام شروع کیا جائے گا۔ 2024 کے گنیش چترتھی میں 30 فیصد مورتیوں کو ماحول دوست بنانے کی کامیابی کے بعد، کمشنر نے 2025 میں اس تعداد کو بڑھانے کے لیے اقدامات کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے مٹی کی مورتیاں بنانے والوں کے لیے جگہ اور دیگر سہولیات فراہم کرنے اور عوامی آگاہی مہم شروع کرنے کی ہدایت دی۔ کمشنر نے کہا کہ گنیش مورتیوں کی فروخت کے لیے مرکزی مقامات پر اسٹال قائم کیے جائیں تاکہ عوامی نقل و حرکت اور ٹریفک میں رکاوٹ نہ ہو۔ اسسٹنٹ کمشنروں کو اپنے علاقوں میں اس پر عمل درآمد کرنے کی ہدایت دی گئی۔ تھانے میونسپل کارپوریشن کے ان اقدامات کا مقصد شہر کی خوبصورتی کو برقرار رکھنا اور عوامی سہولت کو یقینی بنانا ہے۔

اردو زبان و ادب کو ترجیح دینا ہماری ذمہ داری ہے: احمد سعید حرف

بزمِ تحفظ اردو کے زیر اہتمام ماہانہ طرحی مشاعرہ منعقد

بارہ بنکی: 5دسمبر (ابوشحمہ انصاری) گزشتہ شب بزم تحفظ اردو کا ماہانہ طرحی مشاعرہ احمد ایجوکیشنل اکیڈمی ہال فتحپور میں منعقد ہوا، جس کی صدارت استاد الشعراء ایڈووکیٹ احمد سعید حرف نے کی اور نظامت کے فرائض حسان ساحر نے انجام دیے۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے جمعیت علماء ہند کے ضلع نائب صدر محمد شاکر تجلیمی و سابق ممبر نگر پنچایت فتحپور محمد اویس انصاری نے شرکت کی۔ طرحی مشاعرہ کا آغاز قاری ذکی اللہ حسینی کی تلاوت سے ہوا جبکی حافظ سلمان راعین نے نعت پاک پیش کی۔ صدر مشاعرہ احمد سعید حرف نے اپنے صدارتی خطبے میں کہا کہ اردو زبان و ادب کی خدمت اور فروغ کے لئے بزمِ تحفظ اردو کا قیام کیا گیا تھا، اسکے قیام میں مرحوم مولانا فیضی مظاہری و ڈاکٹر توصیف فتحپوری کا اہم رول تھا بزمِ تحفظ اردو کی ماہانہ طرحی نشستوں اور طرحی مشاعروں کا سلسلہ کئی مہینوں سے رکا ہوا تھا، لیکن اب باضابطہ طور پر بزمِ تحفظ اردو کی ادبی سرگرمیاں جاری رہینگی ہم سبھی اپنے بچوں کو اردو تعلیم ضرور دلائیں اردو زبان و ادب کو ترجیح دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ طرحی مشاعرہ میں پڑھے گئے اشعار نذر قارئین ہیں:-

اب تو منصف بھی بکنے لگے
اب تو آساں وکالت نہیں

احمد سعید حرف

اس قدر سوچتا ہوں حسن
سوچنے کی بھی فرصت نہیں

حسن نعیم

مشورہ ان سے کیا کیجیے
جن میں فہم و فراست نہیں

شاداب انور

وار اور ناتواں جسم پر
بزدلی ہے شجاعت نہیں

حسان ساحر

جھوٹ کہنے کی طاقت نہیں
جھوٹ سننے کی عادت نہیں

حسیب یاور

بات ہندی میں کر ہند میں
جان جاں یہ ولایت نہیں

عمران صہبا

طنز ہے وہ نصیحت نہیں
جس میں شامل محبت نہیں

سلمان فتح پوری

اتنی مصروف ہے زندگی
دل لگانے کی فرصت

شمشاد رائے پوری

اس موقع پر حاجی اعجاز احمد انصاری، محمد جاوید انصاری، عبدالمالک، خلیل الرحمن انصاری، نظام الدین خاں، محمد صغیر قریشی، علی اشہد، ابو دردا، محمد انظر، عبداللہ وغیرہ خاص طور پر موجود رہے نشست کے اختتام قاری پرویز عالم یزدانی کی والدہ کے لیے دعائے مغفرت کی گئی بزم کے جنرل سکریٹری حسان ساحر نے تمام شعراء اور سامعین کا شکریہ ادا کیا اگلی طرحی نشست مصرع طرح۔۔۔(وہ ہمارے ہی جیسے چند سر پھرے ہوں گے)۔۔۔ پر 29 دسمبر بروز اتوار احمد ایجوکیشنل ہال فتحپور میں ہوگی۔

قافیے۔۔۔سرپھرے، پوچھتے، فاصلے، گھنے ردیف۔۔۔ہوں گے

ہومبل فلمز کے وجے کرگندور نے مہاوتار سیریز کے منصوبے شیئر کیے

ممبئی: 5دسمبر (ایم ملک) ہومبلے فلمز مہاوتار نرسمہا کے نام سے ایک دھماکہ خیز اینی میٹڈ سیریز لے کر آ رہی ہے جسے ہدایت کار اشون کمار نے تخلیق کیا ہے۔ اس سیریز کا مقصد نئی نسل کو ہندوستان کی انمول تاریخی کہانیوں سے جوڑنا ہے۔ یہ پروجیکٹ مہاوتار سیریز کا آغاز کرے گا، جو بھگوان وشنو کے مختلف اوتاروں پر مبنی ایک حیرت انگیز سنیما کی کائنات ہوگی۔ اس کا پہلا روپ سامنے آنے کے بعد اس نے سوشل میڈیا پر دھوم مچا دی ہے اور آپ کو بتاتے چلیں کہ لوگ اسے دل سے پسند کر رہے ہیں۔ تب سے شائقین میں اس کے بارے میں جوش و خروش ایک مختلف سطح پر ہے۔ پروجیکٹ کے پیچھے سوچ کی وضاحت کرتے ہوئے، پروڈیوسر وجے کرگنڈور نے کہا "جب ہم نے اشون کمار کے وژن اور کلیم ٹیم کی تخلیقی صلاحیتوں کو دیکھا، تو ہم اس تصور سے بالکل مماثل ہیں جو ہم تخلیق کر رہے تھے۔ بھگوان وشنو کے اوتار پورے ملک کے سامعین کے لیے، اور ہم اس شاندار سفر کا حصہ بن کر بے حد خوش ہیں۔" یہ فلم عقیدت مند پرہلاد کے ایمان اور امید کی کہانی بیان کرتی ہے، اور کس طرح بھگوان وشنو برائی کو ختم کرنے اور انسانیت کو بچانے کے لیے نرسمہا کا اوتار لیتے ہیں۔ یہ فلم ریلیز سے پہلے ہی بحث میں آ گئی ہے۔ اس کا پریمیئر انڈین پینوراما سیکشن کے تحت باوقار فلم فیسٹیول IFFI میں کیا گیا ہے۔ مہاوتار نرسمہا کو اشون کمار نے ڈائریکٹ کیا ہے اور اسے شلپا دھون، کشال دیسائی اور چیتنیا دیسائی نے پروڈیوس کیا ہے۔ یہ فلم کلیم پروڈکشن کے بینر تلے تیار کی گئی ہے، جو اسے ہومبلے فلمز کے اشتراک سے پیش کر رہی ہے۔ ہومبل فلمیں اپنی طاقتور کہانیوں کے لیے مشہور ہیں۔ مہاوتار نرسمہا کا مقصد سینما پیش کرنا ہے جو لوگوں کو جوڑتا ہے، حقیقت کی عکاسی کرتا ہے، اور دنیا بھر کے سینما سے محبت کرنے والوں کے دلوں پر اپنی چھاپ چھوڑتا ہے۔ تفریح کی یہ طاقتور ٹیم ایک ایسا بصری تجربہ فراہم کرنے کے لیے اکٹھی ہو رہی ہے جو پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا تھا۔ یہ فلم ہمارے ثقافتی ورثے، عظیم سینما اور گہری کہانی سنانے کے فن کا جشن مناتی ہے۔ اسے تھری ڈی اور پانچ ہندوستانی زبانوں میں ریلیز کیا جائے گا۔ ہومبل فلمز اپنی فلموں کے ذریعے طاقتور مواد تیار کر رہی ہے۔ پروڈکشن ہاؤس نے کنتارا، کے جی ایف 1 اور 2، اور سالار: پارٹ 1 - سیز فائر جیسی فلموں کے ساتھ زبردست کامیابی حاصل کی ہے۔ انہوں نے ہمیشہ دلچسپ کہانیوں کے ساتھ فلمیں بنائی ہیں۔ اب وہ کنتارا: چیپٹر 1 اور سالار: پارٹ 2 - شوریہنگا پروم کے لیے تیاری کر رہے ہیں، جو ملک بھر میں بہت زیادہ انتظار کی جانے والی فلموں میں سے ہیں۔

پاکستان کا بجلی کا بحران: بڑھتے ہوئے بل اور بندش نے عوام بے حال

اسلام آباد۔ 5دسمبر۔ ایم این این۔ پاکستان میں بجلی کے بڑھتے ہوئے بل اور بار بار بجلی کی بندش لاکھوں لوگوں کے لیے بہت زیادہ مالی مشکلات کا باعث بن رہی ہے، خاص طور پر کراچی میں، جہاں کے رہائشیوں کو بہت زیادہ چارجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو وہ برداشت نہیں کر سکتے، انہیں بلوں کی ادائیگی اور اپنے خاندانوں کا پیٹ پالنے کے درمیان انتخاب کرنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ عارف علی اور عبداللہ جیسے رہائشی اپنی یومیہ آمدنی سے زیادہ بلوں کے حوالے سے اپنی جدوجہد کو بیان کرتے ہیں۔

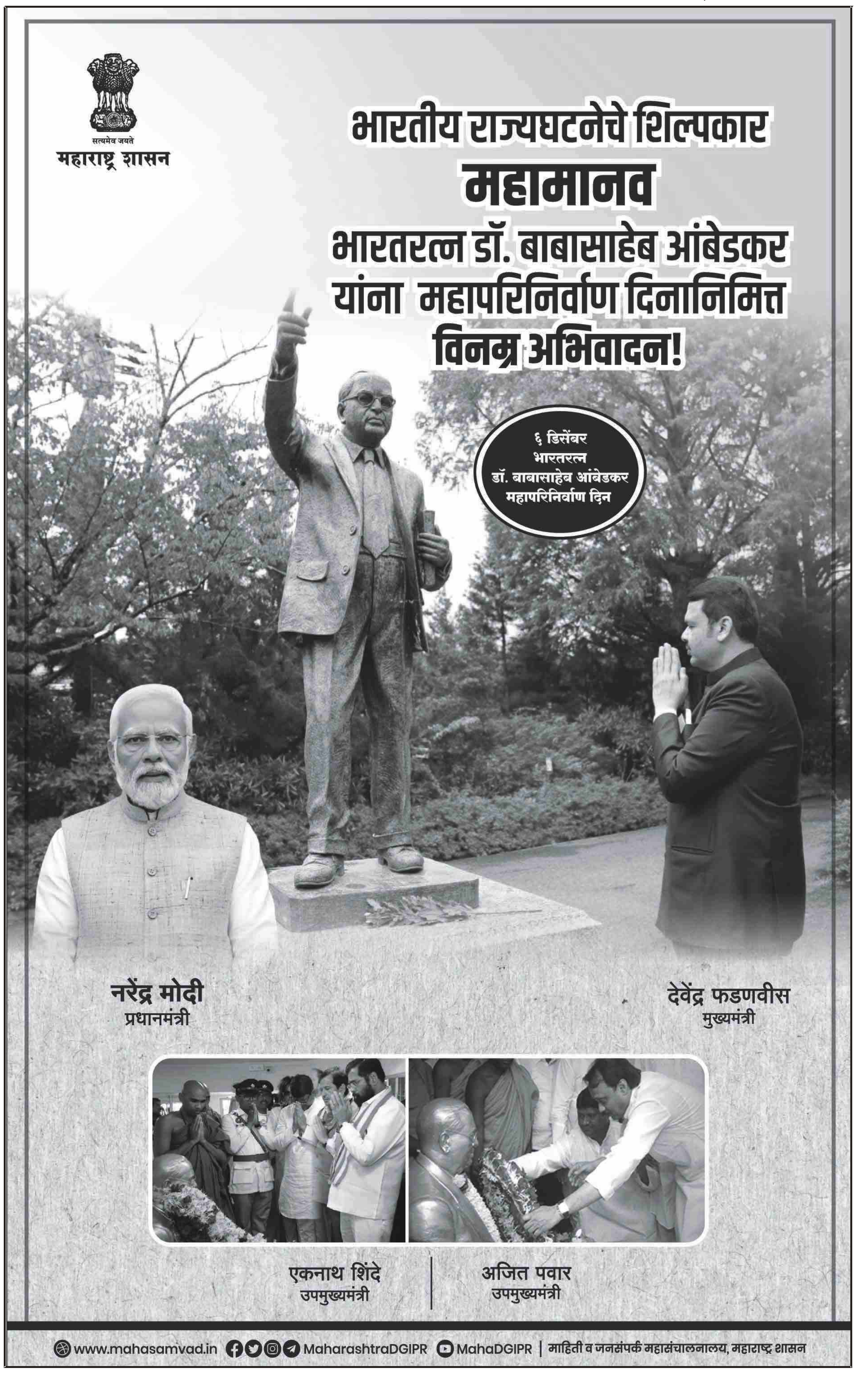

بیلٹ پیپر پر ووٹنگ کروائی جائے

ناندیڑ شہر میں کانگریس پارٹی کی دستخط مہم کا آغاز

ناندیڑ: 5/دسمبر (ورقِ تازہ نیوز) آج کانگریس پارٹی نے بیلٹ پیپر پر ووٹنگ کے مطالبے کو لے کر ناندیڑ شہر میں دستخطی مہم شروع کی۔ یہ مہم کانگریس پارٹی کے کارگزار صدر بالاجی چوہان کی موجودگی میں مہاتما گاندھی مجسمہ کے قریب شروع کی گئی۔ اس موقع پر کانگریس کے سینئر عہدیداران و کارکنان کی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ ناندیڑ شہر کے وزیر آباد علاقہ میں واقع مہاتما گاندھی مجسمہ کے قریب صبح 11 بجے کانگریس کے کارگزار صدر بالاجی چوہان کی خصوصی موجودگی میں یہ پروگرام منعقد کیا گیا تھا۔ اس پروگرام کا آغاز ریاستی سیکریٹری ڈاکٹر شراون ریپن واڑ، جوائنٹ سیکریٹری شیام درک، جنرل سیکریٹری کیدار سولنکے، راجیش پاوڑے، پرفل ساونت، مہیلا اگھاڑی کی ضلع صدر ڈاکٹر ریکھا چوہان، شہر صدر ڈاکٹر کرونا جمداڑے، سابق ڈپٹی میئر عبدالغفار کی موجودگی میں کیا گیا۔ گاندھی مجسمہ کے قریب صبح 11 سے دوپہر 2 بجے تک کانگریس پارٹی کی طرف سے یہ مہم منعقد کی گئی۔ اس موقع پر ناندیڑ شہر کے بے شمار شہریوں نے اس مہم کو زبردست ردعمل دیا۔ پورے دن میں تقریباً ایک ہزار مرد و خواتین نے دستخط کر کے اپنے ردعمل کا اظہار کیا۔ اس موقع پر کارگزار صدر مہیش دیشمکھ، ستیش دیشمکھ، ستیہ پال ساونت، گگن یادو، نائب صدر سنجے واگھمارے، دیپک سنگھ ہجوریا، تعلقہ صدر نرنجن پاوڑے، عبدالموہت، رضوان قریشی، عزیز قریشی، سابق کارپوریٹر شیر علی، انیل ٹھاکر، باپو راؤ پاٹل، وٹھل پاوڑے، مہیش شندے، سللکیر، بابو راؤ سونڈارے، مختار شیخ، شکیل قریشی، یوتھ صدر اتل پودیواڑ، راون گاؤنکر، بھیما گائیکواڑ، پمپل پلے راجو، پپو شرما، اُمیش ڈھولے، گنیش پاٹل، بھارت کھلارے، کمار کرتڈیکر، گووند پاٹل، دھنجئے عمریکر، سنیل کاملے، لانڈگے وغیرہ موجود تھے۔

بھگوتی اسپتال میں مریض نے کی خودکشی

ناندیڑ: 5/دسمبر (ورقِ تازہ نیوز) بھگوتی اسپتال کے بالائی منزل سے چھلانگ لگا کر مریض نے بیماری سے تنگ آ کر خودکشی کرلی۔ آج صبح بھگوتی اسپتال کے بالائی منزل سے چھلانگ لگا کر خودکشی کرنے والے مریض کا نام رویندر شام راؤ ڈوکرے (عمر 31 سال، ساکن چیلی (ایزا) تعلقہ مہا گاؤں ضلع ایوت محل بتایا گیا ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق مریض شراب کا عادی تھا اور اُسے دیگر بیماری کے علاج کیلئے بھگوتی اسپتال میں شریک کیا گیا تھا۔ کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ مریض نے ڈپریشن میں آ کر خودکشی کرلی۔

فلسطینیوں کو بہکانے کے لیے نشر کی گئیں بچوں اور خواتین کی آہ وفغاں کی آوازیں

اسرائیلی فوج کی غزہ پر وحشیانہ کارروائی مسلسل جاری ہے۔ جنگ بندی کی تمام تر کوششیں رائیگاں جا رہی ہیں۔ ایک سال میں غزہ میں مرنے والوں کی تعداد 44 ہزار پار کر چکی اور اس تعداد میں لگاتار اضافہ ہو رہا ہے۔ غزہ میں موت کا عالم یہ ہے کہ یو این سمیت تمام حقوق انسانی کی ایجنسیوں کا کہنا ہے کہ وہاں رہ رہے لوگ بھوک مری اور گولی سے مر رہے ہیں۔ اس درمیان اسرائیلی قتل عام کو لے کر نئی حیران کر دینے والی ایک رپورٹ سامنے آئی ہے

گجرات کی نئی بی جے پی حکومت کو مہاراشٹر کے وقار کو ٹھیس نہ پہنچائے: نانا پٹولے

سویابین کے لیے 6 ہزار روپے اور لاڈلی بہنوں کو فوری طور پر 2100 روپئے ادا کرے

ممبئی: الیکشن کمیشن کی مدد سے ریاست میں ایک ایسی حکومت قائم کی گئی ہے جو ووٹوں کی گنتی میں بدعنوانی کے ذریعے اقتدار میں ا?ئی ہے۔ چوری شدہ اکثریت کے باوجود نئی حکومت تنازعات کے ساتھ بنی ہے اور تینوں پارٹیوں کے اندرونی جھگڑوں کی وجہ سے ملک میں مہاراشٹر کی شبیہ داغدار ہوئی ہے۔ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر نانا پٹولے نے کہا ہے کہ بھلے ہی مہاراشٹر کے سر پر دوبارہ گجرات نواز حکومت بٹھا دی گئی ہے، لیکن چھترپتی شیواجی، شاہو مہاراج، پھلے اور امبیڈکر کے مہاراشٹر کے وقار کو ٹھیس نہ پہنچائی جائے۔ نئی حکومت کی تشکیل کے بارے میں بات کرتے ہوئے کانگریس کے ریاستی صدر نے کہا کہ مہایوتی کے پاس اکثریت ہونے کے باوجود حکومت بنانے کے لیے کافی جد جہد کرنی پڑی۔ مجھے نہیں لگتا کہ اس حکومت میں ایکناتھ شندے اور اجیت پوار کو زیادہ اہمیت دی جائے گی۔ ان دونوں کے لیے دہلی کے گرد چکر لگانے اور وزارتی عہدوں کی بھیک مانگنے کا وقت آ گیا۔ شندے و اجیت پوار مودی و شاہ کی مہربانی سے حکومت میں ہوں گے۔ بی جے پی کو اب ایکناتھ شندے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اس لیے بی جے پی اور مودی شاہ نے اکثریت حاصل کرنے کے بعد سے شندے اور اجیت پوار کو ان کی حیثیت بتا دی ہے۔ بی جے پی نے ایک بار پھر دو علاقائی پارٹیوں کو ختم کر دیا ہے۔ نانا پٹولے نے کہا کہ بی جے پی کی حکومت بن چکی ہے اور انہیں اپنے انتخابی وعدے پورے کرنے ہیں۔ کسانوں کے قرض معافی، زرعی پمپوں کے بجلی کے بلوں کی معافی، لاڈلی بہنوں کو ماہانہ 2100 روپے، 2.5 خالی سرکاری آسامیوں پر فوری طور پر بھرتی عمل میں لائی جائے۔ نانا پٹولے نے کہا کہ اسمبلی میں کانگریس پارٹی کی تعداد کم ہوئی ہے لیکن ہمت اور طاقت برقرار ہے اور ہم حکومت سے عوام کے سوالات کا جواب طلب کرتے رہیں گے۔

قومی کیڑے کے خاتمہ کی مہم اور سی وائی ٹی بی ٹیسٹ کا افتتاح

ٹی بی کے مریضوں سے رابطے میں رہنے والوں کا انفیکشن ٹیسٹ اور علاج ہوگا: مینل کرنوال

ناندیڑ: 5/دسمبر (ورقِ تازہ نیوز) پھیپھڑوں سے متعلق ٹی بی کے مریضوں کے رابطے میں رہنے والوں کو ٹی بی انفیکشن ہوا ہے یا نہیں اس کی جانچ کی جائے گی اور انہیں بیماری سے بچاؤ کی دوا فراہم کی جائے گی۔ اس صحت خدمات اور جراثیم کش مہم سے فائدہ اٹھانے کی اپیل ضلع پریشد کی چیف ایگزیکیٹو آفیسر مینل کرنوال نے کی ہے۔ مدکھیڑ تعلقہ کے ڈونگر گاؤں میں ضلع سطح پر سی وائی ٹی بی ٹیسٹ اور کیڑے کے خاتمہ کی مہم کے پروگرام کا حال ہی میں افتتاح چیف ایگزیکیٹو آفیسر مینل کرنوال کے ہاتھوں کیا گیا۔ اس موقع پر وہ خطاب کر رہی تھیں۔ مرکزی اور ریاستی حکومت کے ذریعے ضرورت مند مریضوں کو ان کے گاؤں میں ہی صحت خدمات فراہم کرنے کے مقصد سے سی وائی ٹی بی ٹیسٹ اور کیڑے مارنے کی گولیوں کی تقسیم جیسی خدمات فراہم کی جا رہی ہیں۔ یہ ٹی بی کے خاتمے کے سلسلے میں ایک اہم قدم ہے، اور صحت کارکنان کے مشورے کے مطابق ضرورت مندوں کو صحت خدمات مہیا کی جائیں گی۔ اس لیے ضرورت مند مریضوں سے اپیل ہے کہ وہ ان خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ اس موقع پر ضلع ہیلت آفیسر ڈاکٹر سنگیتا دیشمکھ، اسسٹنٹ ضلع ہیلت آفیسر ڈاکٹر سنتوش سوریہ ونشی، ضلع ٹی بی آفیسر ڈاکٹر ستیش کوپرواڑ، ماں و بچے کی دیکھ بھال آفیسر ڈاکٹر شیوشکتی پوار، تعلقہ ہیلت آفیسر ڈاکٹر کاسرالیکر، تعلیمی شعبے کے سینئر آفیسر، صحت کارکنان وغیرہ موجود تھے۔

مسلح افواج پرچم دن فنڈ جمع کرنے کا پروگرام 10 دسمبر کو انعقاد

پربھنی: 5/دسمبر (ورقِ تازہ نیوز) مسلح افواج فلیگ ڈے فنڈ 2024ء کے جمع کرنے کے پروگرام کا آغاز ضلع فلیگ ڈے کمیٹی کے صدر و ضلع کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے کی صدارت میں 10 دسمبر 2024ء کو صبح 10:15 بجے ضلع کلکٹر دفتر کے پلاننگ ہال میں کیا جائے گا۔ اس پروگرام میں ضلع کے شہداء کی بہادر بیواؤں/بہادر ماؤں کی عزت افزائی کی جائے گی، مختلف دفاتر کو سال 2023ء میں بہترین پرچم دن فنڈ جمع کرنے پر توصیفی اسناد دی جائیں گی، اور دسویں اور بارہویں جماعت میں اعزاز حاصل کرنے والے سابق فوجیوں کے بچوں کو توصیفی اسناد دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ اسی کے ساتھ (پرچم دن فنڈ) فلیگ ڈے فنڈ 2024ء کے جمع کرنے کے پروگرام کا بھی انعقاد کیا گیا ہے۔ ضلع کے تمام بہادر بیواؤں، بہادر ماؤں/والدین اور سابق فوجیوں/سابق فوجیوں کی بیواؤں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ 10 دسمبر 2024ء کو ضلع پلاننگ ہال، ضلع کلکٹر آفس، پربھنی میں شریک رہیں، یہ اپیل ضلع فوجی فلاح و بہبود آفیسر و ریذیڈنٹ ڈپٹی ضلع کلکٹر انورادھا ڈھالکری نے کی ہے۔

بارڈر-گواسکر ٹرافی: ایڈیلیڈ ٹیسٹ میں کے ایل راہل اوپننگ کریں گے، پریس کانفرنس میں روہت شرما کا انکشاف

ایڈیلیڈ: آسٹریلیا کے خلاف پرتھ ٹیسٹ میں اپنی بلے بازی سے سبھی کو متاثر کرنے والے کے ایل راہل ایڈیلیڈ ٹیسٹ میں کس نمبر پر بلے بازی کریں گے، یہ سوال گزشتہ کچھ دنوں سے ہر کرکٹ شیدائی کے ذہن میں ہے۔ اس سوال کا جواب آج ہندوستانی کپتان روہت شرما نے پریس کانفرنس کے دوران دے دیا۔ انھوں نے میڈیا کے سامنے انکشاف کیا کہ کے ایل راہل سلامی بلے باز کے طور پر ہی میدان میں اتریں گے۔ دراصل روہت شرما کی غیر موجودگی میں کے ایل راہل نے پرتھ ٹیسٹ میں سلامی بلے بازی کی ذمہ داری نبھائی تھی۔ انھوں نے اس ٹیسٹ کی پہلی اننگ میں 26 رن اور دوسری اننگ میں 77 رن بنائے تھے۔ روہت شرما کا کہنا ہے کہ انھوں نے راہل کی بلے بازی کو بغور دیکھا، وہ بہت بہتر کھیلتے دکھائی دیے اس لیے اپنی پوزیشن کو قربان کرنے کا فیصلہ کیا۔ روہت نے یہ بھی بتایا کہ وہ ٹیم کی بہتری کے لیے مڈل آرڈر میں کسی پوزیشن پر بلے بازی کرتے دکھائی دیں گے۔ روہت شرما نے بطور سلامی بلے باز کے ایل راہل کی کارکردگی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ "میں نے کے ایل راہل کی بلے بازی گھر سے دیکھی، انھوں نے کمال کی بیٹنگ کی۔ اس لیے اب اوپننگ جوڑی میں کوئی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ مستقبل میں ضرور چیزیں الگ ہوسکتی ہیں۔ جس طرح کی بلے بازی کے ایل راہل غیر ملکی پچ پر کرتے ہیں، اس وقت ان کا اوپننگ کرنا بنتا ہے۔" روہت شرما نے اپنی بلے بازی پوزیشن کے بارے میں بھی بات کی، لیکن انھوں نے واضح کیا کہ فی الحال کوئی خاص پوزیشن پختہ نہیں ہے، وہ کہیں بھی بلے بازی کر سکتے ہیں۔ روہت کا کہنا ہے کہ وہ مڈل آرڈر میں کہیں بھی بلے بازی کریں گے۔ ساتھ ہی روہت شرما نے کہا کہ ان کے مڈل آرڈر میں کھیلنے کا فائدہ بھی ہوسکتا ہے۔ انھوں نے تھوڑا مزاحیہ انداز اختیار کرتے ہوئے کہا کہ "پنک بال سے ہمارا ٹاپ آرڈر جلدی نمٹ سکتا ہے، اور میں اس کا حصہ نہیں بننا چاہتا۔ اس لیے میں مڈل آرڈر میں کھیل رہا ہوں، اور پھر لوگ مجھے 'ٹیم مین' کہنے لگیں گے۔" جہاں تک ہندوستان کے بیٹنگ آرڈر کا سوال ہے، تو کے ایل راہل اور یشسوی جیسوال کا اوپننگ کرنا تو اب فائنل ہوگیا ہے۔ تیسرے نمبر پر شبھمن گل اور چوتھے نمبر پر وراٹ کوہلی کا بلے بازی کرنا بھی تقریباً فائنل ہی ہے۔ ایسی صورت میں روہت پانچویں اور چھٹے نمبر پر بلے بازی کر سکتے ہیں۔ یہ بھی توجہ طلب ہے کہ روہت شرما نے ٹیسٹ کرکٹ میں چھٹے نمبر پر بلے بازی کرتے ہوئے 50 سے زیادہ اوسط سے رن بنائے ہیں۔ یہ نمبر ان کے لیے بہتر ہوسکتا ہے۔ پانچویں نمبر پر ان کا اوسط 30 رن سے بھی کم ہے۔

ضلع سطح کے یوتھ فیسٹیول کا شاندار افتتاح

نوجوانوں کا جوش وخروش سے بھرپور ردعمل

پربھنی: 5/دسمبر (ورقِ تازہ نیوز) ضلع اسپورٹس آفیسر آفس اور نہرو یوتھ سینٹر کے مشترکہ تعاون سے ضلع سطح کے یوتھ فیسٹیول کا افتتاح بی رگھوناتھ ہال، پربھنی میں جوش و خروش کے ساتھ کیا گیا۔ ضلع سطح کے یوتھ فیسٹیول میں ثقافتی مقابلوں کے تحت گروپ لوک ناچ اور لوک گیت، اسکل ڈیولپمنٹ مقابلوں کے تحت ڈرائنگ، تقریر، شاعری کی قرأت، کہانی نویسی، موبائل فوٹوگرافی، اور موضوعاتی مقابلوں میں سائنس و ٹیکنالوجی کے شعبے میں نئی تخلیقات جیسے مختلف اقسام کے مقابلے منعقد کیے گئے۔ اس موقع پر ضلع اسسٹنٹ پولیس سپرنٹنڈنٹ یشونت کالے، ضلع اسپورٹس آفیسر کویتا ناوندے، نہرو یوتھ سینٹر کے ششانک راولا، ریاستی یوتھ ایوارڈ یافتہ کاجل بھسارے وغیرہ موجود تھے۔ فیسٹیول کا افتتاح اسسٹنٹ پولیس سپرنٹنڈنٹ یشونت کالے کے ہاتھوں ہوا۔ انہوں نے حصہ لینے والے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں آئندہ مقابلوں کے لیے نیک خواہشات پیش کیں اور کہا کہ نوجوان ان مواقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ انہوں نے سوشل میڈیا کے مثبت اور منفی اثرات سے نوجوانوں کو آگاہ کیا اور کہا کہ اس طرح کے پروگرام تعلقہ سطح پر بھی منعقد کیے جائیں تاکہ نوجوانوں کو اپنی صلاحیتیں پیش کرنے کے لیے پلیٹ فارم مل سکے۔ افتتاحی کلمات ضلع اسپورٹس آفیسر کویتا ناوندے نے ادا کیے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کی یوتھ پالیسی سب سے پہلے مہاراشٹر نے تیار کی تھی، اور یوتھ پالیسی بنانے والا پہلی ریاست ہونے پر ہمیں فخر ہے۔ اس یوتھ فیسٹیول کے ذریعے کئی فنکاروں کو بڑے پلیٹ فارم ملتے ہیں۔ 15 سے 29 سال کی عمر کے بچوں کو ثقافتی، اسکل ڈیولپمنٹ، اور سائنسی موضوعات میں حصہ لینے کا موقع دیا جاتا ہے۔ یہ فیسٹیول پورے ریاست کے اضلاع میں جوش وخروش کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ نہرو یوتھ سینٹر کے ضلع انچارج ششانک راولے نے کہا کہ اس طرح کے مقابلوں کے ذریعے نوجوانوں میں حب الوطنی بیدار ہوتی ہے، اور نوجوانوں کو مسلسل ایسا پلیٹ فارم فراہم ہونا چاہیے۔ پروگرام کے ججوں میں پروفیسر ڈاکٹر آنند منوہر، پروفیسر ڈاکٹر بھیم راؤ کھاڑے، پروفیسر ڈاکٹر سریش شیلکے، پروفیسر ڈاکٹر سریش شیوالے، ڈاکٹر پنکج کھیڑکر، ڈاکٹر ملند بامنیکر، روی پنڈت، لکشمی لہانے اور سمیر سوداگر شامل تھے۔ مقابلوں کے دوران مختلف اسٹالز لگائے گئے، جن میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی نمائش پیش کی گئی۔ نظامت شری کانت لاسورکر اور ویشنوئی شرما نے کی۔ مقابلے کو کامیاب بنانے میں ضلع اسپورٹس آفیسر آفس کے روہن ڈانڈیکر، سریش ناٹکر، پرکاش پنڈت، دھیرج نائیکواڑے اور نہرو یوتھ سینٹر کے معرفت گوتم ڈھگے اور دیگر اسٹاف نے محنت کی۔

ایودھیا: 'رام پتھ' کے علاوہ بھی کئی راستوں کو مل رہے نئے نام، 'بھکتی پتھ' اور 'دھرم پتھ' بن کر تیار

سپریم کورٹ کے ذریعہ ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر کا فیصلہ سنائے جانے کے بعد اس مندر کی تعمیر کا سلسلہ تو زور وشور سے چل ہی رہا ہے، یہاں تک پہنچنے کے لیے راستوں کو بھی بنانے کا عمل تیزی کے ساتھ جاری ہے۔ عظیم الشان رام مندر تک پہنچنے کے لیے 'رام پتھ' تو بن کر تیار ہے ہی، لیکن یہ بات کم ہی لوگوں کو معلوم ہوگا کہ اس کے علاوہ بھی کئی راستوں کو نئے نام مل رہے ہیں، جو کہ ہندو مذہب سے جڑے ہوئے نام ہیں۔ مثلاً کچھ راستوں کو نئی شکل دے کر انھیں 'بھکتی پتھ'، 'رام جنم بھومی پتھ' اور 'دھرم پتھ' کا نام دیا جا چکا ہے۔ تازہ خبر یہ ہے کہ روڈ ڈیولپمنٹ کے سلسلہ کو ا?گے بڑھاتے ہوئے فورلین تیار ہو رہا ہے جسے 'اودھ ا? گمن پتھ' نام دیا گیا ہے۔ اس سڑک کی تعمیر کا کام اپنے ا?خری مرحلہ میں ہے۔ 'چھیرسا گر پتھ' کے بعد 'رام پتھ' سے ایودھیا دھام جنکشن کو جوڑنے والا یہ دوسرا فورلین راستہ ہے۔ اس سڑک کی لمبائی 315 میٹر ہے۔ یہ سڑک بھی رام پتھ کی طرح انتہائی پرکشش بنانے کا منصوبہ ہے۔ کنسٹرکشن ایجنسی پریا کنسٹرکشن نے اس سڑک کا 90 فیصد کام مکمل کر لیا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ درختوں کو نقصان پہنچائے بغیر ہی اس سڑک کی تعمیر ہو رہی ہے۔ اس درمیان شہر کی 74 گلیوں کو نقشہ بدلنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ مستقبل کے ٹریفک چیلنجز کو دھیان میں رکھتے ہوئے نئے راستوں کو تیار بھی کیا جا رہا ہے اور پرانے راستوں کو نئی شکل بھی دی جا رہی ہے۔ ویسے سعادت گنج سے نیا گھاٹ تک بنے 'رام پتھ' کو شہر کی مین اسپائن سڑک کی شکل میں تیار کیا گیا ہے۔ یہ فورلین سڑک تقریباً 14 کلومیٹر طویل ہے۔ اس سڑک کے بننے سے ٹریفک سے متعلق پریشانیاں کچھ قابو میں ا?ئی ہیں اور ای-بس چلانے کا راستہ بھی ہموار ہوا ہے۔ لیکن اس سڑک کی تعمیر کے سبب یہاں سے جڑنے والی 74 گلیاں بہت نیچی ہوگئی ہیں اور ابی جماؤ سمیت کچھ دیگر مسائل پیدا ہوگئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان 74 گلیوں کو نئے طور پر بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

جائیکواڑی پروجیکٹ کے ذخیرہ شدہ پانی کی بنیاد پر

ربیع کے موسم میں تین پانی کی قسط دینے کا منصوبہ

فصلوں کے لیے پانی کے حصول کے لیے مستفیدین کو درخواست جمع کروانے کی اپیل

پربھنی: 5/دسمبر (ورقِ تازہ نیوز) جائیکواڑی پروجیکٹ، پیٹھنکے بائیں نہر کے مستفید علاقوں (122 سے 208 کلومیٹر) کی مرکزی نہر اور اس سے منسلک تمام ڈسٹری بیوشن سسٹم نہروں اور منظور شدہ پمپنگ آبپاشی منصوبوں کے حاملین کو جائیکواڑی پروجیکٹ کے ذخیرہ شدہ پانی کی بنیاد پر ربیع کے موسم میں تین پانی کی قسط دینے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ ربیع کے موسم میں اگائی جانے والی فصلیں، جیسے جوار، گیہوں، مکئی، چنا، کپاس، تُور وغیرہ، نیز دیگر دو موسمی اور کھڑی فصلیں (مدت 15 اکتوبر 2024ء سے 28 فروری 2025ء تک) کے لیے نہر کے بہاؤ، نہر سے پمپنگ، یا دریا اور ندیوں پر منظور شدہ پمپنگ آبپاشی منصوبوں کے ذریعے آبپاشی کے لیے پانی حاصل کرنے کی درخواستیں 26 دسمبر 2024ء تک متعلقہ برانچ کے دفتر میں جمع کرائی جاسکتی ہیں۔ درخواستیں مفت میں دستیاب ہیں، اور انہیں فارم نمبر 7 اور 7-A میں بھر کر برانچ دفتر میں جمع کروانا ہوگا، یہ بات جائیکواڑی آبپاشی ڈویژن نمبر 2 کے اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر نے کہی ہے۔ نہر (کینال) کے موومنٹ کا شیڈول وصول شدہ درخواستوں کے مطابق بنایا جائے گا۔ فارم نمبر 7 اور 7-A میں جمع کرائی گئی درخواستیں درج ذیل شرائط کے تحت منظور کی جائیں گی۔ مستفیدین کو اپنی تمام سابقہ بقایہ جات اور موجودہ موسم کی پانی کی پیشگی فیس ادا کرنی ہوگی۔ درخواست کے ساتھ زمین کی ملکیت اور چھوٹے یا معمولی زمین دار ہونے کا سرٹیفکیٹ جمع کرانا ضروری ہوگا۔ سرٹیفکیٹ فراہم نہ کرنے پر مراعات یا رعایت کا فائدہ نہیں دیا جائے گا، اور حکومتی قوانین کے مطابق جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ فصل کے لیے مطلوبہ رقبہ 20 آر کے تناسب میں ہونا چاہیے۔ منظور شدہ پمپنگ آبپاشی منصوبے کے حاملین (نہر یا کنویں سے پمپنگ) کو پانی کے استعمال سے پہلے اپنی درخواست منظور کروانی ہوگی اور درخواست کے ساتھ پمپنگ کی اجازت کی کاپی جمع کرانی ہوگی۔ منظور شدہ رقبے پر نہر سے پانی لے جانے کے لیے کھیتوں کی نہریں یا کنوؤں کے درمیان 3 موٹر (10 فٹ) کا فاصلہ ہونا چاہیے، یعنی دونوں کا تعلق نہیں ہونا چاہیے۔ بصورت دیگر، اسے نہر کے بہاؤ کے ذریعے آبپاشی سمجھا جائے گا اور اس کے مطابق فیس عائد کی جائے گی۔ پانی کی فیس ادا نہ کرنے والے مستفیدین کو آبپاشی کے لیے پانی دینا دفتر کے لیے لازمی نہیں ہوگا، اور ان کی پانی کی فراہمی کسی بھی وقت بند کی جاسکتی ہے۔ حکومتی قوانین اور مہاراشٹر واٹر ریسورس ریگولیشن اتھارٹی ممبئی کے احکامات کے تحت تمام ضوابط کی پابندی لازمی ہوگی۔ نہر سے پانی لے جانے کے لیے کھیتوں کی نہریں صاف اور درست حالت میں رکھنا مستفیدین کی ذمہ داری ہوگی۔ بنجر زمین کو پانی فراہم نہیں کیا جائے گا۔ مہاراشٹر آبپاشی قانون 1976ء کے تحت قدرتی آفات، ناگزیر حالات یا تکنیکی وجوہات کے باعث پانی کی فراہمی ممکن نہ ہونے کی صورت میں پیدا ہونے والے نقصانات کی ذمہ داری دفتر پر عائد نہیں ہوگی۔ نہر کے بہاؤ کے قوانین کا خیال رکھتے ہوئے پانی کی ہر قسط کے دوران مستفیدین کو تعاون کرنا ہوگا۔ نہر کے کچھ مقامات پر ہونے والے نقصانات کی مرمت ممکن نہ ہونے کی صورت میں ان علاقوں کے مستفیدین کو پانی کی فراہمی ممکن نہیں ہوگی۔ مستفیدین کے لیے دن اور رات پانی لینا لازمی ہوگا۔ جائیکواڑی پروجیکٹ کے تحت مستفیدین کو مناسب تعاون فراہم کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ پانی استعمال کرنے والی تنظیموں کو سابقہ بقایاجات اور پیشگی فیس ادا کر کے ہر پانی کی قسط سے قبل پانی کی درخواست کرنی ہوگی۔ کسی تکنیکی مشکل کی صورت میں بغیر پیشگی اطلاع کے پانی کی قسط کے شیڈول میں تبدیلی کا اختیار ایگزیکٹو انجینئر کے پاس ہوگا، یہ اطلاع پریس ریلیز کے ذریعے دی گئی ہے۔

کسان مزدوروں کے حقوق کے لیے احتجاج جاری، 297 دن سے مطالبات نظرانداز: سورن سنگھ پنڈھیر

نئی دہلی: کسان مزدور مورچہ کے سربراہ سورن سنگھ پنڈھیر نے کہا ہے کہ حکومت کسانوں اور مزدوروں کے مطالبات کو سنجیدگی سے نہیں لے رہی، جبکہ ان کا احتجاج ہندوستانی کسانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے جاری ہے۔ پنڈھیر نے شمبھو بارڈر سے ایک ویڈیو پیغام میں اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا، "ا?ج ہمارا بھوک ہڑتال کا دسواں دن ہے اور دہلی میں جاری احتجاج کو 297 دن گزر چکے ہیں۔ ہم 12 بنیادی مطالبات کے ساتھ کسانوں کے حق میں اپنی ا?واز بلند کر رہے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ کسان اور مزدور پورے ملک سے ان مسائل پر یکجا ہو کر احتجاج کر رہے ہیں۔ پنڈھیر نے نائب صدر کے ایک بیان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کے اندر ضمیر کی بیداری پیدا ہوئی ہے۔ پنڈھیر نے کہا، "ہریانہ کے ڈی سی نے ہمیں نوٹس بھیجا ہے کہ وہاں دفعہ 144 نافذ ہے، جبکہ ہریانہ میں حالات معمول کے مطابق ہیں۔ حکومت نے کسانوں کے ساتھ پہلے کبھی ایسا رویہ نہیں اپنایا۔" انہوں نے الزام لگایا کہ یہ پہلی بار ہے کہ 70,000 نیم فوجی دستے تعینات کیے گئے، ڈرون سے نگرانی کی گئی اور کسانوں پر سختی کی گئی۔ سورن سنگھ نے کہا کہ حکومت مسلسل 10 مہینوں سے کسانوں کو سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ جانے کو کہہ رہی ہے لیکن جب کسانوں نے دہلی جانے کا فیصلہ کیا تو ان پر پابندیاں لگا دی گئیں۔ حکومت ہمیں دشمن سمجھتی ہے، شہری نہیں۔" انہوں نے کسانوں اور مزدوروں سے اپیل کی کہ وہ احتجاج میں شامل ہوں اور شمبھو بارڈر پہنچیں۔ پنڈھیر نے کہا، "کل سہ پہر 3 بجے ہم دہلی کے لیے روانہ ہوں گے اور اپنی آئندہ حکمت عملی کا اعلان جمعرات کو ایک پریس کانفرنس کے ذریعے کریں گے۔"

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔